SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday January 22, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament ouse), Islamabad, at 10.30 of the clock in the morning, with r. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

تلاوتِ کلامِ پاک

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (٦٤) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٦٥)

سورہ المومن ۶۴ تا ۶۵

ترجمہ : خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ٹھہرنے کی جگہ
اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں
اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس
خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آ
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر اسی کو پکار
ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday January 22, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament ouse), Islamabad, at 10.30 of the clock in the morning, with r. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

تلاوت کلام پاک

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُ
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ج فَتَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۶۴) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۶۵)

سورہ المومن ۶۴ تا ۶۵

ترجمہ : خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ٹھہرنے کی جگہ
اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں
اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس
خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے وہ زندہ ہے جسے موت نہیں
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر اسی کو پکار
ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

[Mr. Deputy Chairman]

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : جزاک اللہ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

رخصت کی درخواستیں ہیں ۔

سید عباس شاہ نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۱۸ تا ۲۵ جنوری رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان کو منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : میر یوسف علی خان مگسی نے ذاتی علالت کی بنا پر ۱۵ سے ۲۲ جنوری کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان کو منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : مہر خداداد لک نے گھریلو مصروفیات کی بنا پر ۱۵ تا ۱۷ جنوری رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان کو منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشنز ۔ پہلی ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۲۵ قاضی عبداللطیف صاحب کے نام پر ہے انہوں نے درخواست کی ہے کہ وہ آج ایوان میں تشریف نہیں لا سکیں گے لہٰذا وہ کسی اور دن کے لئے ڈیفر کی جاتی ہے ۔

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب چیئرمین میں ایک تحریک استحقاق دے چکا تھا خان عبدالولی خان نے سینٹ کو توڑنے کے بارے میں بیان دیا تھا لیکن وہ مجھے واپس کر دی گئی ۔ میں میرے خیال میں کوئی خلاف ضابطہ بات تو نہیں تھی ۔ ابھی انہوں نے مجھے واپس دے دی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا صاحب آپ چیمبر میں تشریف لائیں اس پر آپ سے چیمبر میں گفتگو ہوگی ۔

مولانا سمیع الحق : حضرت پورے سینٹ کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ نے صحیح فرمایا آپ کی دفتر میں تسلی کر دیں گے اس پر دفتر میں بات کر لیں گے۔

مولانا سمیع الحق : قاعدہ ہمیشہ یہ تھا کہ تحریک استحقاق یہاں پیش ہوتی تھی پھر جو فیصلہ آپ فرماتے تھے وہ سر آنکھوں پر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے عرض کر دیا کہ آپ تشریف لائیں تو پھر بات ہوگی اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو اس کو پھر reconsider کر لیں گے۔ شکریہ!

ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۴۳ جناب طارق چوہدری صاحب اور مولانا سمیع الحق کی ہے

On the reported incident of shooting down two Libyan planes by USA war planes in the Mediterranean.

طارق چوہدری صاحب پڑھ دیجئے

(i) RE: SHOOTING DOWN 2 LIBYAN PLANES BY USA WAR PLANES

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس بین الاقوامی مسئلہ پر فوری بحث کی جائے کہ امریکہ نے لیبیا کے دو جنگی طیارے مار گرائے ہیں نیز امریکہ کے اٹھارہ جنگی جہازوں پر مشتمل بحری بیڑہ لیبیا کے ساحلوں کی طرف بڑھ رہا ہے جو مبینہ طور پر لیبیا کے اسلحہ ساز کارخانے کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ لیبیا۔ پاکستان کا برادر اسلامی ملک ہے جو گزشتہ برسوں میں کئی دفعہ امریکہ کی دھمکیوں اور جارحیتوں کا نشانہ بن چکا ہے۔ امریکہ کی حالیہ کارروائی عالمی امن کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ اس امریکی جارحیت کے باعث پاکستان بھر میں شدید بے چینی اور ردعمل پایا جاتا ہے۔ پاکستانی عوام اپنے برادر اسلامی ملک کے بارے میں بہت حساس اور گہرے نیک جذبات رکھتے

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

ہیں لہٰذا پاکستانی عوام کو بے چین اور متاثر کرنے والی اس بین الاقوامی دہشت گردی کی کاروائی کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب میں تحریک کرتا ہوں کہ سینٹ کی معمول کی کاروائی ملتوی کر کے حسب ذیل معاملہ زیر غور لایا جائے۔ امریکہ نے لیبیا کے ۲ طیاروں کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا ہے اور اس طرح ایک پر امن اسلامی ملک پر جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اس لئے اس معاملہ کو ایوان میں زیر غور لایا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Is it being opposed?

Sahibzada Yaqub Khan: Opposed. But I would like to make a statement, if I may.

جناب ڈپٹی چیئرمین : صاحبزادہ صاحب پہلے طارق صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب کو سن لیتے ہیں اس کے بعد آپ سٹیٹ منٹ دے دیں۔ طارق صاحب مزید کچھ فرمانا چاہیں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! پاکستان اور لیبیا دونوں ملکوں میں حکومتی سطح پر پچھلے کچھ عرصہ سے ایک خاص طرح کی سرد مہری پائی جاتی ہے۔ لیکن اس چھوٹے سے اسلامی ملک اور اس کے عوام کے پاکستانی عوام کے ساتھ گہرے روابط اور تعلقات ہیں اور کسی بھی مسلمان ملک کے اوپر ہونے والی کارروائی فطری طور پر پاکستانیوں کو متاثر کرتی ہے جس طرح افغانستان پر اور روسی جارحیت براہ راست پاکستان کو متاثر اور بے چین کرتی ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے ملک پر امریکہ کی جارحیت بھی پاکستان کو اتنا ہی بے چین اور مضطرب بنا دیتی ہے۔ لیبیا ایک بہت ہی چھوٹا ملک ہے۔ جو امریکہ سے ہزاروں میل دور ہے لیکن امریکہ کے اس مست پاگل ہاتھی نے متعدد بار اس پر حملے کئے ہیں ، اسے کچلنے کی

کوشش کی ہے، اور نہ صرف اسی وجہ سے پاکستان کے لئے یہ خاص توجہ طلب مسئلہ ہے کہ وہ ہمارا برادر اسلامی ملک ہے بلکہ اگر امریکہ کو اس بات کی اجازت دے دی جاتی ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں قائم ہونے والے کارخانوں کو خود اپنی غنڈہ گردی سے چیک کرے، وہاں پہ اگر کوئی بن رہی ہو کوئی مسوائی بنائی جارہی ہو تو امریکہ اپنی دہشت گردی اور غنڈہ گردی طاقت کے سہارے پر یہ کہے کہ ہمارے لئے ہر کارخانے کے دروازے کھول دیئے جائیں ہم خود چیک کریں گے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے، لہٰذا لیبیا کے جس کارخانے میں مبینہ طور پہ یا بقول امریکہ کے جنگ میں استعمال ہونے والی خطرناک گیسیں بنائی جارہی ہیں، ان کا مقصد اس کارخانے کو تباہ کرنا ہے اور خود امریکہ بھر میں اتنے بڑے اسلحے بنائے جارہے ہیں، ایٹمی بم، ہائیڈروجن بم بنائے جارہے ہیں، خطرناک گیسیں اور جنگی ہتھیار بنائے جارہے ہیں، کیا کسی اور ملک کو بھی اس بات کی اجازت ہے کہ وہ بھی اس کی سرزمین پہ گھس جائے اور ایسے خطرناک ہتھیاروں کو تباہ کر دے، اس طرح امریکہ نے لیبیا کے اس کارخانے کا بہانہ بنا کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے اور کل کو یہی بات پاکستان کے خلاف بھی دہرائی جا سکتی ہے، اور امریکہ نے پاکستان کے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کے بارے میں ہمیشہ سے ایک شدید ردعمل ظاہر کیا ہے، اس نے انڈیا کو، اسرائیل کو حتیٰ کہ ہمارے دشمن ملکوں کو ہمیشہ برانگیختہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کے اس ایٹمی پلانٹ کو تباہ کر دے اگر امریکہ کو ہم اس بات کی اجازت دے دیتے ہیں، اور اس کی مذمت نہیں کرتے ہیں اور خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں تو کل کو یہی عمل پاکستان کے اندر بھی امریکہ کی طرف سے دہرایا جا سکتا ہے اور اس وقت کوئی ہمارا پرسان حال نہیں ہوگا۔

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

بظاہر یہ دو دور دراز ملکوں کا معاملہ ہے جس کا پاکستان کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن ہر وہ عمل جو دنیا کے حصہ میں کیا جائے، جو پاکستان کے اندر ردعمل پیدا کرے، پاکستان کے لوگوں کو متاثر کرے، پاکستانی عوام کے اوپر اپنے اثرات چھوڑے، ہر وہ معاملہ، ہر وہ مسئلہ پاکستان کا اپنا مسئلہ ہے۔ اس لئے ہم حکومت کے اس بیان کو کافی نہیں سمجھتے کہ پاکستان کو امریکہ کی اس کارروائی پر تشویش ہے۔ امریکہ کی طرف سے کی گئی جارحیت کی بھرپور مذمت ہونی چاہیئے اور اس بات کو پاکستان خود عالمی اداروں میں اٹھائے۔ اس وقت تک ہم اپنے طور پر مطمئن نہیں ہو سکتے ہیں اور پاکستان عوام کے اندر پیدا ہونے والی بے چینی جو ہے وہ دور نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب! ۴ جنوری کو بحیرہ روم میں امریکہ نے بلا کسی اشتعال انگیزی کے بغیر لیبیا کے دو ۲۳ مگ طیاروں کو نشانہ بنایا اور جب سلامتی کونسل میں اس مسئلے پر بحث ہوئی تو لیبیا نے یہ وہاں ثابت کر دیا کہ یہ طیارے بالکل غیر مسلح تھے۔ نہ ہی ان کے کوئی جنگی عزائم تھے لیکن امریکہ نے بلاوجہ جعلی وڈیو فلمیں دکھائیں اور بعد میں یہ ثابت ہوا کہ وہ جعلی تصویریں تھیں اور ساری دنیا پر یہ ثابت ہوا کہ امریکہ نے جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ خود امریکہ نے کہا کہ یہ ہمارا پہلا اقدام ہے اور ایسے اقدام ہوتے رہیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کمزور اور چھوٹی سی آبادی کا ملک، تیئیس لاکھ کی آبادی کا ملک، اس سے امریکہ کو کیا خطرہ درپیش ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے جو سامراجی عزائم ہیں اور استعماری ہتھکنڈے ہیں، لیبیا پہلے دن سے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اسرائیل کی ریاست جو ہے وہ امریکہ کا حقیقت میں دوسرا نام ہے

لیکن لیبیا نے پہلے ہی دن سے فلسطینی حریت پسندوں کی کھل کر مکمل تائید کی اور ان کو ہر طرح کی امداد دی۔ ان کو اسلحہ دیا اور وہ میدان میں ڈٹ گیا۔ اس کے اس موقف نے پورے عالم عرب کو جرائت آزادی اور حریت کا حوصلہ دیا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ کی بے باک ریاست لیبیا کیلئے صرف خطرہ نہیں بنی بلکہ آج فلپائن میں مورو مسلمانوں کی جو تحریک حریت اور آزادی چل رہی ہے جس کی سرپرستی بھی لیبیا کر رہا ہے، اس کیلئے بھی خطرہ ہے۔ ایسے حالات میں امریکہ ہرگز یہ برداشت نہیں کرتا کہ کوئی مسلمان قوت، اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے میدان میں نکلے اور وہ اس کی مدد کرے اسرائیل کے مسئلہ میں فلسطینی حریت پسندوں کی تائید کرے۔

اس نے صرف اس وقت کیمیاوی ہتھیاروں کے کارخانوں کو بہانہ بنایا بلکہ اس نے ۱۹۸۶ء میں طرابلس پہ بھی براہ راست قذافی کے محلات پر بمباری کی ۔ اس نے ۱۹۸۰ء میں بھی غالباً لیبیا پہ جارحیت کا ارتکاب کیا اور یہ اس کا تیسرا حملہ ہے جو بڑی ڈھٹائی اور شرمناک طریقے سے لیبیا پہ کیا گیا ہے۔ آج اگر امریکہ چیخ رہا ہے کہ روس افغانستان میں جارحیت کا ارتکاب کر چکا ہے اور بلاشبہ یہ ایک شرمناک جارحیت ہے۔ روس کو اس کا افغانستان میں خمیازہ بھی بھگتنا پڑ رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کا یہ اقدام روس کے اقدام سے بھی زیادہ شرمناک ہے کیونکہ روس تو سرحدات کے لحاظ سے افغانستان کے ساتھ ملا ہوا ہے اور امریکہ ہزاروں میل چل کر دوسروں کو اپنے سامراجی عزائم کا نشانہ بناتا رہتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ کیمیاوی ہتھیاروں کا بہانہ بھی بناتا ہے تو جیسے میرے بھائی طارق چوہدری نے کہا کہ کہیں بھی عالم اسلام میں اس کو ایٹمی انرجی اور کیمیاوی اسلحہ کی بو آتی ہے تو اس کو کیوں تکلیف

[Maulana Samiul Haq]

ہوتی ہے۔ اس نے عرب میں اسرائیل کو تو پوری طرح ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح کر رکھا ہے۔ اس کو بھارت سے تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے لیکن کہیں بھی کوئی اسلامی ملک اگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کو اسلامی بم اور کیمیاوی ہتھیار سمجھنے لگتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدانخواستہ اگر یہ صورتحال رہی تو کسی وقت ان خطرات کا نشانہ ہم بھی بن سکتے ہیں۔

پورا عالم اسلام ایک جسد واحد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے کہ تمام عالم اسلام ایک جسم ہے۔ کسی جگہ بھی اسلامی ملک پر اگر کوئی دست درازی کرتا ہے اور کوئی جارحیت کرتا ہے تو سارے عالم اسلام کا فرض ہے کہ اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ اس لئے یہ حملہ لیبیا پر نہیں ہے، یہ حملہ عراق پر بھی ہے، اردن پر بھی ہے، سعودی عرب پر بھی ہے اور یہ پاکستان پر بھی ہے۔ اس لئے یہ ہمارا اپنا ذاتی معاملہ ہے۔ ہمارے خلاف یہ روس اور امریکہ ایک ہیں۔ اس لحاظ سے جس طرح پوری دنیا کی حریت پسند اقوام نے اس کی مذمت کی ہے، اور عالم اسلام اس کی مذمت کی گئی ہے، پاکستان بھی اس کو اپنا مسئلہ سمجھے اور اس کے خلاف بھرپور آواز اٹھائے۔ کل ہی امریکہ کے نئے صدر جارج بش نے حلف اٹھایا ہے، اس نے حلف اٹھانے کے بعد دنیا کو امن کا مژدہ سنایا ہے۔ اور اس نے کہا ہے کہ میں اپنے دور کو امن کا دور بنانا چاہتا ہوں۔ اس لئے اس سے پوچھا جائے کہ اس امن کے دور کا آغاز ایسے ہتھکنڈوں سے کیوں ہوا۔ یہ اس کی صدارت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حلف انہوں نے کل اٹھایا ہے لیکن ان کا انتخاب پہلے ہو گیا تھا۔ وہ اس امن کا گویا نمونہ دنیا کو دے رہا ہے جس کا نمونہ انہوں نے لیبیا میں پیش کیا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو پورے شد و مد سے اس ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب صاحبزادہ یعقوب علی خان صاحب۔

Sahabzada Yaqub Khan: Thank you Mr. Chairman.

I am fully conscious of the sentiments expressed by the honourable members and I also appreciate their apprehensions and the position that they have taken. The tension which has been generated by the incident ever the shooting of the Libyan aeroplanes, since the adjournment motion was put before the House, it seems to have died down. The Government of Pakistan together with a large number of other Islamic countries to which the honourable members referred and non-aligned countries — countries other than Islamic ones have already expressed their feelings over the incident.

In the statement which was issued shortly after receipt of information regarding this incident on 4th January, 1989, out stand against the resort to or threat of use of force to settle differences was expressed very firmly and very promptly in appropriate language. I have the statement here and I can read it out. It says:

> "A spokesman of the Foreign Office expressed deep concern of the Government of Pakistan over the shooting down of two Libyan aircrafts by American planes in the Mediterranean on 4th January, 89. The Government of Pakistan firmly believes that resort to threat or use of force for the settlement of differences constitutes a violation of the UN Charter and of international law. The spokesman underlined the need for restraint to de-escalate the situation and to prevent the recurrence of such unfortunate incidents. The Government of Pakistan urges that no step be taken that could heighten tension in the area and might adversely affect the recent positive developments in the Middle East which have created a favourable climate for peace in that region."

Not content with this statement our permanent representative also went on, on instructions from Islamabad, to make a statement at the United Nations in the Security Council debate to participate in the Security Council debate on this issue and made a full speech along the lines of the above mentioned statement. I have that speech also but I will not take up the time of the House in reading it. In fact he received the thanks, gratitude and appreciation of the Libyan

[Sahabzada Yaqub Khan]

representative in very clear words at New York. Therefore, the balanced and constructive role of the Pakistan Government which was in line with the thinking of the majority of the countries around the world has contributed towards a lessening of tension and has served the cause of peace and the interests of our brothers in Libya for whom, of course, we feel great sympathy as already formally expressed on this sad occasion.

In view of the position that I have just explained to the honourable Senators I request that the adjournment motion may not be pressed.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب طارق چوہدری صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جس وقت لیبیا اور پاکستان کے تعلقات اپنی سرد مہریوں کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے اس وقت بھی ان کی پارٹی اور لیبیا کی حکومت کے درمیان بڑے گہرے رشتے استوار تھے اور اب وہ ختم نہیں ہوئے ہیں۔ اگر وہاں پر بڑی تفصیل سے بحث ہوئی ہے تو پاکستان کے لوگوں کو represent کرنے والے ان ممبران کو بھی اس پر کھل کر بحث کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ اس لئے میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو دو ممبروں نے جو باتیں کہی ہیں یہ کافی نہیں ہیں اور امریکہ کی مزید مذمت کرنے کی ضرورت ہے اور لیبیا کے ساتھ اور زیادہ اظہار ہمدردی کرنے کی ضرورت ہے اس کیلئے سب ممبروں کو موقع ملنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین! میں بھی اس موقف کی تائید کرتا ہوں۔ سینیٹ کسی ملک کا ایک بہت بڑا ادارہ ہوتا ہے اور امریکہ کا تو نظام ہی اس کے گرد گھومتا ہے۔ اس مسئلے میں جناب وزیر خارجہ کے جذبات قابلِ تحسین ہیں ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن یہ اہم ایوان ہے اگر اس افسوسناک معاملہ پر ایوان کے ارکان کا کھل کر اظہارِ خیال ہو جائے تو اس کا اچھا

اثر پڑے گا اور امریکہ پر اثر پڑے گا کہ عالم اسلام کے ادارے اور پارلیمانی ادارے اس معاملے پر بڑے حساس ہیں تو یہ آواز اور بھی مؤثر ہو جائے گی۔ اس لئے میں بھی اس کو پریس کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی جناب صاحبزادہ یعقوب صاحب۔

Sahabzada Yaqub Khan: I would again like to make two points. The first is that, as I mentioned, the honourable members are quite right and quite justified in drawing attention to this event because it is one which has obviously caused deep concern and anguish in Pakistan. Now, the object, therefore, of the honourable members by bringing up this adjournment motion, by expressing their views and by hearing my statement the attention has been sufficiently called and focussed on this question already.

I am not convinced that a debate would serve that purpose any better or any further because I think two very important and very honourable and very eloquent members have expressed their views and in so doing reflected the sentiments of the House and I have endorsed their sentiments and I have explained the action we have taken in order to meet a situation that was calibrated and measured so that it should be sufficent to project the point of view of Pakistan in the United Nations which is the Assembly of 150 or more countries in the Security Council. It has been reported in the press abroad and in Pakistan. The Government of Libya has expressed its appreciation, approbation and deep gratitude for the position that we have taken in the Security Council and also the statement that we have made. So, I think the object that the honourable members had in mind, with which I am not by any means in disagreement, has already been adequately and forcefully brought to the fore. I would also mention that in choosing the language with which Pakistan takes up the position, it has to take into consideration many factors. I need not mention all of them. We should keep in mind that our solidarity with Libya, of course, is extremely important but in return we expect the solidarity of Libya with our causes as well. I think one of the honourable members rightly raised the question of Afghanistan. He spoke of the sacrifices that we had given, the degree to which we have come under pressure on our frontier, the number of attacks that have taken place, the losses of

[Sahabzada Yaqub Khan]
lives that have occurred on Pakistan territory of Pakistan nationals, and these were days of deep anguish and continue to be days of crisis, anguish and for us hieghtened concern — the inflamed situation on our frontier, the situation that prevails in Afghanistan, the position that we have espoused strongly in world forums which has been widely appreciated and supported for the principles on which it has been based. I think the honourable members would not disagree with me that in a crisis, such as our nation has faced and continues to face on Afghanistan, we would expect occasionally an odd statement also from our brotherly country in Libya with whom our solidarity is not a function of *quid pro quo*, it is not a function of what they do for us. We do what we consider right because it is based on principles, because it is just and we do not do it necessarily in reference to what attitudes they take towards us but in diplomacy the totality of these circumstances must be taken into consideration if our policy is to be balanced and if our policy has to be based on rectitude, correctness, judgement and a certain degree of circumspection.

In view of these considerations I request again that no really useful purpose would be served and the object that the honourable members had in mind has been very forcefully brought to the attention of the House and the nation because it is reported in the press, an also all countries concerned.

Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب طارق چوہدری اور مولانا سمیع الحق صاحب نے تحریک التوا
کے ذریعے اس مضمون کو زیر بحث لانے کی کوشش کی جو پانچ جنوری ۱۹۸۹ء کو
نوائے وقت میں شائع ہوا تھا۔ جس میں امریکن جہازوں نے لیبیا کے دو جہازوں کو گرایا ہے۔ لیکن صاحبزادہ
صاحب کی سٹیٹمنٹ سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ ہماری وزارت خارجہ نے اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے اسکے
متعلق اپنی آواز اٹھائی ہے اور ہمارے Permanant Mission نے اقوام متحدہ
میں بھی سیکورٹی کونسل میں اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے جس کے لیے
لیبیا کی گورنمنٹ نے appreciate بھی کیا ہے اور میں سمجھتا
ہوں کہ ان حالات میں جو ضرورت تھی جو purpose تھا وہ
solve پورا ہو گیا ہے اور اس کو مزید ایوان میں زیر بحث لانے

سے مفید نتائج سامنے نہیں آئیں گے۔ اس کے علاوہ بھی ایوان کے رول ۷۵ کے سب رولز اے بی اور سی کے تحت یہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ اس لئے ان وجوہات کی بنا پر اس موشن کو رول آؤٹ کیا جاتا ہے۔ اگلی۔ قاضی عبداللطیف صاحب تحریک التوا نمبر ۳۵۔

قاضی عبداللطیف: نمبر ۳۵ ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی پہلے تو آپ نہیں تھے قاضی اس لئے ڈیفر کر دی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ نہیں آ سکیں گے۔ ۳۵ نمبر کو ڈیفر کر دیا کسی اور دن کے لئے۔

قاضی عبداللطیف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اہم حالیہ وقوع پذیر قومی اہمیت کے معاملہ پر بحث کی جائے۔ "نوائے وقت" ۱۰ جنوری، لاہور، بھارتی سفیر ایس کے سنگھ کا بیان ہے۔ "بھارتی کافروں سے پاکستانی مسلمانوں کی نفرت ختم ہونے تک باہم تعلقات استوار نہیں ہو سکتے۔" جناب سفیر صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ بھارت میں ہندو مسلم فسادات اس لئے ہوتے ہیں کہ وہاں کے مسلمان خود کو طاقتور سمجھتے ہیں جس پر ہمیں فخر ہے۔ جب کہ پاکستان میں ہندو خود کو کمزور سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہاں پر فساد نہیں ہوتا۔ جناب والا! خط کشیدہ جملوں میں صاف ظاہر ہے کہ سفیر صاحب مذکورہ پاکستانی اقلیتوں کو اشتعال دلا کر فسادات پر اکسانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ جو سفارتی ذمہ داریوں کو مجروح کرتی ہے یہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں بدترین مداخلت کے مترادف ہے۔ ایوان کو اس پر بحث کا موقع دیا جائے۔

Mr. Deputy Chairman: Is it being opposed ?

Sahabzada Yaqub Khan: The statement is opposed in order not to waste the time of the House. May I suggest that it was based on wrong information. So, the honourable Member may not consider it necessary to press for the adjournment. The Ministry of Foreign Affaris drew the Indian Ambassador's attention to this statement. According to the Ambassador the newspaper has misquoted him completely and the Ambassador denied the statement. He said he did not make the remarks that had been attributed to him regarding Hindu Muslim roits. In a press release issued by the Embassy of India in Islamabad on January 18th, 1989 the report has since been deined. As the report has been denied, therefore, there is really no basis for this adjournment motion and I am sure in view of these circumstances the honourable Member would be good enough to withdraw his adjournment motion.

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب آپ نے صاحبزادہ صاحب کا بیان سن لیا ہے ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! اس کی تردید کون سے اخبار میں آئی ہے کس تاریخ کو آئی ہے اور کیا اس نے وزارت خارجہ کو اس کے متعلق باقاعدہ تردیدی بیان دیا ہے؟

صاحبزادہ یعقوب خان : جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ۔ ہم نے ان سے یہ سوال پوچھا اور مجھے جواب یہ ملا کہ بھارت کے سفیر کے بیان کی بالکل غلط رپورٹنگ کی گئی ہے ۔ ایسے کوئی الفاظ انہوں نے استعمال نہیں کئے اور انہوں نے ایک پریس ریلیز جاری کیا اپنے سفارت خانے سے جس کی تاریخ ہے ۱۸ جنوری ۔ اس پریس ریلیز میں انہوں نے اس بات کی تردید کی ۔ شکریہ !

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ۔ اب تو قاضی صاحب ویسے بھی ریکارڈ پر آ گیا اور صاحبزادہ صاحب نے اس کو confirm کر دیا اور پریس ریلیز کی بات بھی آ گئی ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں شک کی گنجائش تو رہی نہیں ۔

قاضی عبداللطیف : ٹھیک ہے بہرحال اخبارات کو یہ تنبیہہ ہونی چاہیئے کہ

اس قسم کے بین الاقوامی معاملات میں احتیاط کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! ۔ اس کے ساتھ ہی تحریک التوا کا وقت ختم ہوا۔ اب جو ایجنڈے پر کارروائی ہے اس کو ٹیک اپ کرتے ہیں۔ جی ڈاکٹر صاحبہ ۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : پہلے بھی میں نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی جو انہوں نے اگلے دن پر ملتوی کر دی تھی آج بھی نہیں آسکی تو یہ کب تک آئے گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر صاحبہ ۔ کل کے ایجنڈے پر پہلے ہی آپ کی تحریک التوا رکھیں گے ۔

Dr. Noor Jehan Penezai: Thank you.

FURTHER DISCUSSION ON—THE POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY

Mr. Deputy Chairman: Item No. 2 of the agenda. Further discussion on the following motion moved by Prof. Khurshid Ahmed on 17th January, 1989:

"That this House may discuss the political situation in the country after the November 1988 elections and the induction of new government."

Dr. Mahbubul Haq Sahib.

Dr. Mahbubul Haq: Thank you, Mr. Chairman. Mr. Chairman, it has been fifty days since the induction of the new Government. This is half the distance to the proverbial first hundred days when a new government establishes its economic and political policies and when its programmes become evident to the nation. What is the balance sheet in these fifty days? My feeling is that it is a highly mixed balance sheet. On the positive side we have had a constitutional transfer of power. We also had elections for Presidency and we were able to elect an extremly outstanding and experienced person as our President. There has been during this period some lessening of tensions on our borders. There has been the hosting of SAARC Summit and there has been an international recognition that Pakistan is passing through a democratic transition and it has

[Dr. Mahbubul Haq]

generated some goodwill internationally. But on the negative side, during these fifty days, we had also the dissolution of the Baluchistan Assembly, we have constant tension between Centre and the biggest province — Punjab and we have the rise of a cult of in tolerance in this country as evidenced by six stitches in the head of our most eminent psychiatrist in the country — Dr. Rasheed Chaudhry. Mr. Chairman, I beleive there are four very disturbing trends which are becoming evident in the last fifty days of which we should take notice in this Senate and which we should bring to the attention of the nation.

Firstly, there has been a failure on the part of the ruling party as well as the opposition to recognize the compulsions of a split mandate that the voters have given in the general elections. The masses in their wisdom have given only a very divided voice and a split mandate to the ruling party. One third of the popular vote, absolute majority in only one out of four provinces, no absolute majority even in the Centre and no significant pressence in the Senate which had been elected before. Why was the mandate so split? May be the voters recognized that there should be a system of checks and balances and there should not be excessive concentration of power in one party, remembering the excesses of the past, but whatever the reasons for this split mandate, the democratic traditions and statemanship and maturity demands now that this split mandate should be respected and it should not be subverted through political manipulations, either by the ruling party or by the opposition. But what do we find in these fifty days ? We find that the Baluchistan Assembly was dissolved within a period of seven days rather than waiting and seeing whether there will be rise of the opposition in that province, to prevent the opposition from taking power the Assembly was dissolved and voters' mandate was subverted. We find in the Frontier Province that the Peoples Party had a minority and they have successfully converted it into a majority and they might even be able to increase it into a bigger majority. Is this a triumph of the democratice traditions that are to be celebrated ? Should the verdict, that was given by the people at the polls, be subverted through incentives, temptations, briberies and subverting the loyalties of the elected people ?

Similarly, we take the situation in Punjab. There has been a strong and stable government and yet there has been a rising tension all the time between the Centre and the Province. I do not believe,

Mr. Chairman, that the efforts which are being made to negate the verdict of the masses at the polls augur well for the future of democracy in this country. If we do not like the verdict that was given in the Provinces or at the Centre, then the honourable course all the time is to go back and make a reference to the people and seek a fresh mandate. Do it when it becomes clear that it is impossible to run the government. But these constant manipulations which work to the advantage of one party today could work entirely differenetly tomorrow and if we do want to start properly on the road to political democracy for which we have to be grateful that there is the first ever constitutional transfer of power, then it is incumbent on all of us whether this Government or the Opposition — to see that the democratic traditions are preserved.

A second disturbing tendency is the rise of a cult of intolerance in the country. The essence of democracy we are told again and again is a tolerance for dissent. We hear brave speeches about the protection of human rights in Pakistan but did those people who make these speeches have the courtesy or the grace to visit Dr. Rasheed Chaudhry in Lahore and comfort him for the six stitches he received in his head for expressing just an appreciation for President Zia for having done some good things for the handicapped ? And if I may refer to yesterday's "Nation" an article by Ardeshir Cowasjee "The Ugly Truth" on this very incident. He also suggests, and I hope that is correct, because I have no other way of knowing it, since I was not in the country at that time myself and I have not been a witness to this, but he suggests that in this function where Dr. Rasheed Chaudhry was beaten up ;

> "Press photographers who had photographed the gory proceedings were boxed and molested; the cameras of "Nawa-i-Waqt's" Shoaib and "Akhbar-e-Jehan's" Mehdi were seized and broken; and Mujtaba of the Government wire service, APP, was threatened at gun-point and asked to hand over his roll of film.

In the melee, two frightened and helpless Government Secretaries, who doubtlessly must remain unnamed, were beaten up as well."

The frightening aspect of this incident, Mr. Chairman, is that from the Government side nobody has expressed open regrets.

[Dr. Mahbubul Haq]

No one has gone and visited Dr. Rasheed Chaudhry. The most emient psychiatrist we have in this country. The Press probably is afraid to write about it or comment on it editorially, barring one or two exceptions. And may I read out also Mr. Chairman, from the same article of Mr. Cowasjee, what was written about the Nazi era by 'Pastor Niemoeller, one of the multitude who suffered for his beliefs at the hands of Hitler and his henchmen, he wrote later on when it was too late :—

> "In Germany they came first for the Communists and I didn't speak up because I wasn't a Communist. Then they came for the Jews, and I didn't speak up because I wasn't a Jew. Then they came for the trade unionists, and I didn't speak up because I wasn't a trade unionist. Then they came for Catholics, and I didn't speak up because I was a Protestant. Then they came for me, and by that time no one was left to speak up."

What Mr. Cowasjee alleges is that if these incidents are not taken up seriously by the Government or by the Opposition, by the Parliament, then we will have the rise of a new fascism. And I think it is incumbent to take notice of these incidents and to speak up before it is too late for all of us.

I think it is necessary both for the Government and the Opposition to establish a tradition of tolerance and even a bipartisan spirit on national issues which is what the Senate has always tried to do. I find it really amazing, Mr. Chairman, that the Senate is regarded as hostile territory by our Prime Minister and except for a one brief appearance on the first day, we have not been graced by the presence of the Prime Minister even though she has been gracing the National Assembly everyday. I find it incomprehensible whether this is a tolerance for dissent and a tolerance for a House that may not belong to her party but which has been prepared on all occasions to take a bipartisan approach and to help the Government in national causes, in supreme national interest. So, this disturbing tendency of not having tolerance for dissent at all levels and between Centre and the biggest Province is something that we must watch very carefully because it is a negation of democracy.

A third disturbing tendency, Mr. Chairman, is an effort that has been made and is being made all the time every day, every night,

through mass media and through various statements, to rewrite past history. It is suggested that the six years under the Peoples Party Government from 1971 to 1977 were a shining period in our history of political glory and economic development and the last 11 years, out of which 8 under Martial Law and 3 under the political government, were a period of undiluted tyranny, of political suppression, of economic decline. Let me suggest, Mr. Chairman, not all the water of Indus can wash away the records of the past and not all the ink in the world can re-write the record which already exists. About the last 11 years, yes, there were many weaknesses but there were also many strengths just as in the previous six years.

On the political side, in the last 11 years, there was a cult of decency. There was a promotion of Islamic values, at least an effort was made. There was a principled stand taken on Afghanistan which obliged even a super power to retreat from Afghanistan even though, at one time, it appeared and we read it that the feet of those super powers will move through Baluchistan towards the warm waters of th Arabian Sea. There was during this period also an effort to maintain peace, no war. Even though we were surrounded, as our able Foreign Minister always keeps telling us, by inflamed borders, peace was kept, even at times by going to India to watch cricket. That gesture should not be derided. I had accompanied President Zia on that fateful mission, when we were eyeball to eyeball with Indian army and all the inside information and briefing that was available with us was that India and Pakistan will go to war any day. I think in the cause of peace it is necessary to walk the extra mile and national interest comes much before personal ego I think without making any compromises on national integrity and on our own interest we were able to save the two nations from sliding into a war through a misunderstanding.

But what is more important, Mr. Chairman, and what I have been concerned with is the economic record. I had thought, foolishly I assume — that the record of the Peoples Party on the economic front was so dismal, so miserable, from 1971 to 1977 that they will not even dare raise this issue vis-a-vis the last 11 years because that was a period where everthing in the country was nationalized and was running at a loss. When the economy was handed over to civil service on a silver platte, when the growth rate of production in the system went down below population growth rate and the first time in our 41 years history that is the period — when per capita

[Dr. Mahbubul Haq]

income declined. When we had a decline in our exports, we had stagnation in our industry, we had stagnation in the agriculture and we had gold and foreign exchange reserves of only 360 million dollars left compared to 1200 million dollars today. I had thought that they will not even raise the issue because whatever else we might feel and whatever economic difficulties we may have faced in the last 11 years, this has been a period of tremendously rapid economic development and economic change, acknowledged not only here but by our neighbouring countries, internationally and all over the world. Only last month, London Economist wrote—and London Economist has not been a particular friend of Pakistan — that in the previous decade Pakistan in the economic field was among the tigers of development among East Asia and compared Pakistan in a graph with Korea and Singapore, Hong Kong and other countries.

Mr. Chairman, the economic record of six years from 1971-77 and 11 years from 1977-88 is not something that can be re-written now through mass propaganda. It is a matter of what has appeared in the Economic Surveys and they are available. In fact, the new Government just circulated an Economic Survey to the National Assembly only last month and let me from there tell you what the figures are on the record.

According to the Economic Survey circulated by the new Government on 8th of December with the Budget to the National Assembly, whose copies were also supplied to us in the Senate during those glorious six years of Peoples Party Government the average GDP growth was 3.8% and in the last 11 years it was 6½%, twice as much.

The agricultural growth in those six years was 1.3% per annum and in the last 11 years it was 4.2% per annum, three times. The industrial growth in the six years was 3.3% and in the last 11 years it was 7.5% or more than twice. Let us not go only by growth. Let us take social and economic indicators because at that time, the Peoples Party Government had claims to change the economic life and social conditions of the nation. Let us look at that. How many villages were electrified to change life of the rural people? In those glorious six years, 541 villages every year were electrified and in the last 11 years about 2000 villages every year. In the earlier period of six years no rural roads were built, no money was released and the budgets of that time are an evidence of that. In the last 11 years,

4000 kilometres of rural roads every year on average were built. In those six years, Mr. Chairman, whose record is being re-written now, the rural water supply — drinking water to the villagers, 6 lacs additional persons every year but in the last 11 years 20 lacs persons every year, more than three times. On the Rural Health Centres, in the earlier period 9 Rural Health Centres every year and in the last 11 years 44 Rural Health Centres, five times. On the basic health units, 140 every year previously and 410 every year now, more than three times. On the immunization of children, particularly the poor children who could be immunized against six diseases, negligible expenditure in those six glorious years and in the last 11 years so much expenditure that 12 million children have been immunized and the covet of immunization has been increased from 5% of the children to over 80% and according to UNICEF this is the most successful, most dramatic, programme of immunization undertaken in Pakistan since 1982 which has prevented one lakh additional deaths of children every year and forty thousand disabilities every year.

If you take new telephone connections — 16,000 a year in the glorious period of six years and 60,000 a year recently. It is all very well to say now that we will spread telephones all over Pakistan but what was done when there was chance and there was power because the test of these recent promises will come only in a few years time.

Now oil and gas wells. No money was spent. Negligible. In the last eleven years, 80 wells a year.

I can go on, Mr. Chairman, but that is not the point. The point I am trying to make is that it is always a futile effort to re-write past history through mass propaganda and by using mass media. It is the people who know the facts. There have been strengtns and weaknesses in both the periods — in those six years from 1971 to 77 as well as in the last eleven years. The weakness in the last 11 years very definitely was not economic development, despite the recent difficulties. It was that there was not a democratic political transition. There were no civil liberties and when the political transition were started, the experiment in 1985 was half-hearted and it was terminated unfortunately before it could find its full blossom. Let us be ruthlessly objective about our own past if we are going to run our future on proper lines.

[Dr. Mahbubul Haq]

Fourth and final disturbing tendency that I would like to highlight, Mr. Chairman, is the failure of this new government to define its future political and economic agenda, to define concrete policy action programmes, to define a time table within which they will implement those programmes. We have heard a lot of words, we have heard a lot of promises, we have heard a lot of rhetoric — in fact enough words to drown the Himalayas, but where are those concrete programmes of action and their identification for which the nation is waiting? Fifty days certainly should be enough time to start defining those programmes.

So far as the political agenda of the Government is concerned what is their real concrete programme for provincial autonomy — not a matter of words but exactly precisely what will they like to do and over what time table? What is their programme for balancing of powers between the President and the Prime Minister, whether it is done by amending the Eighth Amendment or through other bipartisan dialogue? What precisely do they have in mind? What is their programme for separation of judiciary from the executive? What is their programme for overcoming ethnic problems and promoting national integration? What is their programme and agenda on the political side? Let me ask more clearly some thing that I am more familiar with. What is their economic agenda? We have been told that employment will be extended all over the country. We have been informed that poverty will be banished. It has been suggested that there will be an end to exploitation and injustice and there will be a liquidation of feudalism in this country. We heartily applaud all these noble objectives but where are those economic policy programmes, action programmes and a defined time framework within which they are to be implemented. In the budget at least we were told that the Government is not ready yet and must continue with the policies of the past for which I congratulated them for having shown enough maturity to acknowledge that the policies of the past were also formulated in the supreme national interest but now, fifty days have elapsed and we still keep hearing that all these things will be done without having a concrete economic agenda, policy programmes or time table for their implementation. The needle of economic management of this Government seems to be stuck on just one point — "that the treasury is empty, our hands are tied, what can we do"? This is the easiest thing to say. Even a little child can be programmed to repeat that the treasury is empty because it does not take any exercise of mental faculties in order to say so. For the information of the Government,

if they have not found it out yet from their own bureaucracy, the treasury in early December had US$ 1200 million of gold and foreign exchange reserver compared to US$ 360 million in July, 1977. And while we were under pressure, we had also organised a policy framework to get more funds and another 813 million US dollars are becoming available from IMF and US$ 800 million from the World Bank.

So far as domestic resources are concerned, the treasury is not a chest that an anxious Finance Minister goes and looks into every morning to see how full or how empty it is. It is a matter of economic management, of thinking, of policies. It is a matter of collecting your taxes every day and a matter of disciplining your expenditure. A treasury will be empty or full depending on what your economic management is. I also inherited a fairly difficult situation in June 1988 and also said the same thing but then we took the necessary measures. Immediately in the budget, I took unpopular measures — a very tough budget, for which I alienated most of the constituencies which were supporting me because I had to do it in order to save the nation. The measures were taken and the policy frameworks were defined whether in taxation or in banking or in trade policy or in other policies and then the nation could criticise them on their own merit. What we are lacking now, Mr. Chairman, is that there is a total vacuum and utter confusion on economic management and economic decision making. What is empty, may I suggest, is not the treasury. What is empty is the cupboard of economic policies of the Government, to put it very charitably.

Now, let me also note, Mr. Chairman, two further disturbing aspects of the current economic management. First, it appears to me that each time Government confronts an economic problem they appoint yet one more Economic Adviser till there are so many advisers in the Government (I do not know whether they have exceeded already — I think they have exceeded the constitutional limit of five, which is another issue that the Senate should take up some time) that even the Advisers do not know whom they are advising and on what. May I suggest, Mr. Chairman, that there are too many cooks in the economic kitchen and there is not maitre de (hotel) setting the economic menu. It is difficult to see at the moment who is running the economy, who is in charge, who is in the saddle, and may be the Government should consult among themselves before they can respond to us and have a clear-cut answer because at least the nation does not know at the moment who is in charge of economic management in this country.

[Dr. Mahbubul Haq]

The second disturbing aspect is, and that is a matter of regret, that each time a senior official on the economic side has dared to raise an issue or taken a stand or refused to do something illegitimate, he has been summarily made an OSD. The Ministry of Finance has rapidly become unfortunately Ministery of OSDs, from Secretary Finance to Chairman CBR to all the senior officials. At least, the nation should be taken into confidence. What is their crime? Are they incompetent; are they corrupt, or will they not toe the line? But it is not a very healthy tradition for a country to have a demoralized staff and confused responsibilities on economic management. We have a very difficult economic situation under the best of circumstances and we cannot make it worse by having this kind of utter chaos and confusion in economic management. I do not wish to discuss, Mr. Chairman, some of the recent actions which have been taken or at least announced (whether they will be taken or not) on the economic front because they go counter to the Government's own pronouncements. We have been told that there will be an end to economic exploitation and economic injustice which means that there will be a merit based society. Yet it is immediately announced that fifty percent of the quota of services will be allocated to those who have suffered in the last eleven years and I do not know what the critorien for that will be? We are told on the one side that there will be employment all over the country, on the other side we have policy package to generate confidence or enthusiasm in the private sector and all that is being attempted is that more people should be put in government corporations and government banks and WAPDA and Railways and all those institutions which were running at a loss in 1977. In the last eleven years, the industrial corporations have turned around and last year their profits were 150 crores a year. In addition, PIA became one of the most profitable airlines in the world. Let me warn the Government that it immediately will go into loss again unless they are careful. Is that the way to spread employment by obliging party workers? It is an exploitation in a different way of the entire nation because it is we who bear the loss then. It will have to be made up by either taxation or deficit financing and that will fall on everyone. As such, let us think a little more clearly, a little more carefully, about economic management of the future and let us try to sort out the current confusions and atmosphere of uncertainty.

Mr. Chairman, in the end, I would like to suggest that we in the Senate will like to assist the Government in a very positive and constructive fashion in all the correct national issues that they take

up, political or economic. I for one would say that when I identify these disturbing tendencies I do so not in a spirit of criticism but in a spirit of constructive help, that this is the beginning of a new era of democratic transition and may be by speaking together a little openly on these issues we can initiate traditions which can last and I will suggest to the Government that they should keep their eyes on the future and not chase the shadows of the past, and in that spirit this nation can move forward. Thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی زہری صاحب . . . .

میر نبی بخش زہری : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین صاحب! میں تشریف تو رکھوں گا مگر جناب والا ابھی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں کہ چیئرمین نے یہ فیصلہ کیا ہے اور آپ دوسروں کو موقع دیتے ہیں اور ہم کب تک بیٹھے رہیں اور سنتے رہیں۔ ہمیں بھی تو بولنے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : زہری صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے لیکن آپ سب بزرگ ہیں ہم مجبور ہو جاتے ہیں اب شیخ صاحب بغیر پوچھے کھڑے ہو گئے تو میں اب کیا کروں۔ وہ بھی بزرگ ہیں ہمیں احترام کرنا پڑتا ہے۔

میر نبی بخش زہری : کیا آپ اتنے بے بس ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : بے بس نہیں ہیں آپ کی بزرگی کا احترام ہے۔ تشریف رکھیں جی۔ جی شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, the motion before the House is the discussion on political situation in the country after 16th November 1988. Dr. Mahbubul Haq has already spoken on the last eleven years. I want to confine myself to the democratic era of three and half years and not more. Those who say that there was no democracy prior to this 1988 elections are now deprived of my evidence. My evidence is Sir, Mr. Javed Jabbar was sitting in front of me, he is my evidence of the democratic era during Junejo's regime. He was tolerated through out and he may say whatever he likes now. We never even cared to know, which party he belonged. I

[Mr. Hasan A. Shaikh]

thought that he was an independent member and so at least he claimed in those days. Now, he claims to be one of the twenty five Peoples Party men. Out of these 25 one is Mr. Tariq Chaudhary who never claimed to be a member of the Peoples Party. As far as I know Sir, the Peoples Party is not very happy with the Senate. There are people who have already claimed that this Senate should be disbanded. They probably do not know that Senate is the body which continuously works for the integration of Pakistan, it is meant to do that, it is meant for that purpose. Federation is said to be the moto of the present people in power. If that is their moto you cannot achieve that moto by inflicting wounds on the major part of Pakistan. Today, just as Peoples Party claims to be a part of the majority of this country or of the National Assembly, they alongwith the MQM are majority in the National Assembly, in Provincial Assembly Punjab Chief Minister claims to be a majority party. He has to be tolerated just as Junejo's Government tolerated Mr. Javed Jabbar, they have to tolerate the majority leader of the Punjab Assembly and the Punjab is a major province. She says, "why did you allow the nomination later you should have called me earlier as a Prime Minister. If I had been asked to take over power earlier I would have been able to make government in Punjab". In other words the Peoples Party's claim is that they should be given an opportunity to purchase people and we know how they will purchase.

In NWFP, day before yesterday an announcement was made that some ten people joined the Government and four of them have been announced today as the Ministers. If that is the way of purchasing people and continuing democracy in this country I say, no. Democracy must be on the basis of people's faith in their own party, in their own people and in their own representative character. If that fact is not there to purchase people and there was a very good opportunity there were so many by-elections in Punjab. What was the necessity to send a hostile Governor in the Punjab and that too a defeated member of their own party. A defeated member of their own party goes there as the Governor because probably he is General and they think that he would be able to use pressure and that Governor who under the Constitution must act according to the advice of the Chief Minister, he is today a focus of all hostile activities against the Chief Minister of Punjab. That is really shameful. I admit it is really shameful. This Governor does not care to see that his Government is the Government of Nawaz Sharif and he has to act according to their policy. He can not be hostile to their

policies but he is acting hostile and he is being encouraged. Then it is said the Chief Minister did not go to receive the Prime Minister but the Prime Minister did not go there as Prime Minister. The Prime Minister went as the co-Chairperson of Peoples Party for Peoples Party propaganda and certainly Punjab Chief Minister was justified in ignoring her. What is this? And this is the way they are talking of democracy and tolerance.

I say Pakistan is a country rich with traditions. Quaid-i-Azam who established Pakistan who worked for Pakistan always believed in democracy and he had all along pleaded for democracy in Pakistan. Democracy will continue in Pakistan. Democracy does not mean rule of one man. They started in this country ignoring Quaid-i-Azam by bringing portrait of people who belonged to their party but that did not work, they had to change their policies.

(Interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I say work for the betterment of political situation in the country. The people who are in Central Government they are not only to work for their own party. The Prime Minister is not a Prime Minister of Peoples Party. The Prime Minister is the Prime Minister of the whole nation and she must treat the people of Pakistan as they are part of the nation, not only to look after the interest of the Peoples Party. She should not go like this for peoples Party, to always speak for Peoples Party, in other words disown everybody other than Peoples Party. This is unfortunate and this will create troubles, this will create a situation where it will be difficult to retrieve.

What is the position Sir, in Sindh. The Sindh Chief Minister admits that he has not been able to control the law and order situation. I don't blame him, probably he is right. He has difficulties but to say that the Chief Minister of Punjab is responsible for everything that happens in Punjab and the Chief Minister of Sindh is an innocent docile person suffering because of the past, this is wrong. I think, it is right time as Dr. Mahbubul Haq said to set things right. The first un-democratic step taken was dissolving Baluchistan Assembly. They will say Sir, time in and out that they have not done it. Certainly they have not done it. God from heaven have come down in the 3 O'Clock in the morning to decide in Islamabad that Baluchistan Government should go and that order could not have been in writing unless they were using aeroplanes of the Government. That shows

[Mr. Hasan A. Shaikh]

they are not even prepared to accept their mistakes. This is their mistake and they must accept it. Of course, the Information Ministry of the present Government will say "no, no, we have not done it, we have been saying we have not done it. You accept our word." Yes, only the Information Minster would have accepted. He has got a big experience in advertising. He can not advertise wares unless he gives them a good name. Unless he gives that they have got characteristic. What the advertisers do Sir? They bring from rock-bottom worse things and say they are the best things and they sell it that is the way that they advertise.

Mr. Javed Jabbar: Point of order. Sir, this is a defamatory attack on the advertising process and the advertising profession. The advertising profession disseminates economic information that is all it does and the consumers can not be ever befooled. The citizens decide what is right and what is wrong.

Mr. Deputy Chairman: Shaikh Sahib, personal reflection should not be made.

No, Sir, I am not making any personal reflection.

Mr. Hasan A. Shaikh: I did not say he is the only advertiser. He is a very successful advertiser in this country. He was successful even before he became a Minister and he is successful now more because he is the Minister undoubtedly. Sir, he has to sell his wares. He belongs to a party. He has been brought as Minister of Information, so he must say that every thing that is going on is alright but I tell him this sort of thing will not work very long. People have realized and I believe that the by-elections in Punjab will prove up to the hilt as to what we are saying is right and what he is saying is wrong. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! نبی بخش زہری صاحب۔

میر نبی بخش زہری: جناب چیئرمین! یہ آپ کی بہت مہربانی ہے۔ ہمیشہ جمہوریت میں یہی ہوتا چلا آیا ہے کہ majority is authority طاقت اور زور جس کے پاس ہو تو وہ راج کرتا ہے میں کئی دن سے بیٹھا ہوں ہم چند آزاد اراکین ہیں۔ میں بحیثیت آزاد ممبر کے ہوں۔ عرض کر رہا ہوں کہ مجھے speech کا

موقع نہیں دیا گیا بلکہ آپ کے وقت میں بھی ہم نے عرض کیا تھا کہ ہمیں موقع دے دیں مگر چیئرمین صاحب نے جمعرات کو یہ فیصلہ اناؤنس کیا کہ آج بحث کی ابتداء یہ تین ممبر کریں گے اور مجھے یہ اعزاز حاصل تھا کہ میں سب سے پہلے اپنا نقطہ نظر پیش کروں گا مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا جو سیکرٹریٹ ہے اس نے یا آپ نے خود اس فیصلے کو ملاحظہ نہیں کیا اور دوسرے آنریبل ممبروں کو موقع دیا۔ میں اس کی آپ سے جواب طلبی نہیں چاہتا آپ ہمارے چیئرمین ہیں آپ نے جو کچھ کیا وہ کیا اور اب آپ نے مجھے موقع دیا ہے اس پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب میں چاہتا ہوں کہ ابتداء اس بات سے کروں جس کو آپ خوشامد سمجھیں یا حقیقت سمجھیں۔ کہ ۱۶ نومبر اور اس کے بعد ایم این ایز اور ایم پی ایز کے جو انتخابات ہوئے تو سب نے مانا ہے چاہے وہ آئی جے آئی پارٹی ہو جس کو اسلامی جماعت پارٹی کہتے ہیں اور دوسری طرف سے پیپلز پارٹی عوام یا جو لوگ ہیں۔ سب نے کہا کہ یہ پرامن اور منصفانہ انتخابات ہوئے ہیں۔ سربراہ مملکت غلام اسحٰق خان صاحب اس وقت قائم مقام صدر تھے۔ میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ان کی سربراہی میں، ہم سب یہ کہتے ہیں، کہ منصفانہ الیکشنز ہوئے اور پرامن ہوئے حالانکہ پرامن ہونے کی امید نہیں تھی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر ملک کے کسی بھی حصے کے ایک تجربہ کار آدمی کو، منصف مزاج آدمی کو، خوش مزاج آدمی کو، ایک اچھے آدمی کو اگر آپ کوئی بھی عہدہ دیں گے تو وہ اپنے عہدے کی ذمہ داری صحیح معنوں میں پوری کرے گا۔ یہ نہیں ہے کہ صرف ایک ہی سرکل اور ایک ہی خاندان اور ایک ہی خطے کے لوگوں کو ہمیشہ عہدیدار اور سربراہ بنایا جائے چنانچہ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ انتخابات کے موقع پر صوبہ سرحد کا ایک شخص جس کا نام ہے غلام اسحٰق خان، اس کی تعریف اسلامی جماعت نے بھی کی اور ہمارے دوستوں نے بھی کی اور نیشنل اسمبلی

[Mir Nabi Bakhsh Zehri]

نے بھی اس کی تعریف کی اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان کو اہم سال کے دوران نہ سربراہی کا موقع ملا ہے اور نہ وزیراعظم کا عہدہ ملا ہے ۔ جناب یہ عہدہ اہم سال سے ہمارے بھائی صوبہ سرحد اور پنجاب جیسے بڑے بھائی کے درمیان فٹ بال کی طرح سے ہے اور تیسرا بھائی سمندر کے کنارے پر سندھ ہے یہ ایک دوسرے کو ہی بال دیتے رہتے ہیں مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ یہ ایک فیڈریشن میں ناانصافی ہے ، جب ملک ایک فیڈریشن ہے اور چار یونٹوں کا فیڈریشن ہے تو ایک یونٹ کو اس طرح نظر انداز کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ کسی وقت مشرقی پاکستان سے سلوک کیا گیا میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ میں پاکستان کا ایک بہی خواہ ہوں ۔ pre-partition سے میں مسلم لیگی رہا ہوں آج بھی میں پاکستان مسلم لیگ زہری گروپ کا سربراہ ہوں یہ گروپ میں نے اس لئے جدا کیا ہے کہ جتنے لوگ ہیں اب وہ ملوث ہو گئے ہیں کوئی اسلامی جماعت کے ساتھ مل گیا ہے جب کہ ماضی میں تقسیم سے پہلے اس کا کیا کردار تھا کوئی ولی خان کے ساتھ مل گیا ہے ، اس کا ماضی میں کیا کردار تھا ، میری مراد ان کی ذات سے ناراضگی نہیں ہے تمام عمر ہم ان کو کچھ ایسا کہنا پسند نہیں کریں گے کہ وہ دل گیر ہو جائیں بلکہ ان سے توقع ہے کہ وہ ملک کی خاطر اب اپنے دل کو صاف کر لیں ، آب زمزم سے دھو لیں ، حج کو جائیں اور آ کر یہ عہد کریں کہ وہ ملک کو بچانے کی خاطر ملک کو متحد رکھنے کی خاطر ، عوام کی خدمت کی خاطر کام کریں گے تو یقیناً ہمیں کوئی اعتراض نہیں ، ہم پری پارٹیشن مسلم لیگی ہیں ۔

؎ من خوب می شناسم پیران پارسا را

ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں ۔

جناب ایک پوائنٹ یہ ہے کہ بعض ممبروں نے بڑی تعریف کی کہ جنرل ضیاء مرحوم کے وقت میں کیا کچھ ہوا ، اور اقتصادی حالت کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ، میں اپنی آزاد رائے کے مطابق یہ عرض کرتا ہوں کہ گو میں پیپلز پارٹی میں شامل نہیں ہوں مگر میری

ہمدردی اس وقت پیپلز پارٹی سے اس لئے ہے کہ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے اس کی حکومت بنی ہے اور اس پر انہی ۸ دنوں میں یا ۱۵ دنوں میں یا دو مہینوں میں اتنا حملہ ہو رہا ہے جبکہ ساڑھے گیارہ سال کے معاملات کو لوگ کبھی حساب میں نہیں لاتے کہ مارشل لاء کیسے آیا، جنرل ضیاء الحق مرحوم، خدا اس کو بخشے، کیسے آیا، آئین کی دفعہ ۶ موجود ہے کہ جو حکومت کو زبردستی حاصل کرے یا اس پر قبضہ کر لے تو وہ غدار ہے اور اس کا علاج پھانسی ہے تو وہ دفعہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس دوران میں ساڑھے گیارہ سال میں ہماری اس حق گو برادری جو اب تو حق گوئی کرتی ہے مگر پہلے وہ کہاں تھی اس نے کبھی نہیں کہا کہ دفعہ ۶ دستور میں موجود ہے وہ کہاں گئی ہے کسی نے پوچھا تک نہیں، کسی نے ہاؤس میں اس کا ذکر تک نہیں کیا کسی نے اس کے متعلق خاموشی کے سوا اور کوئی بات نہیں کی اس وقت دفعہ ۶ کہاں تھی اور آج بھی ..... اس دن میں نے پوائنٹ آف آرڈر میں جناب چیئرمین صاحب آپ سے عرض کیا تھا کہ دفعہ ۶ جو آئین کی ہے آج ہے یا نہیں کیوں کہ اسی سے مارشل لاء آنے کو روکا جا سکتا ہے ایک طاقت کو جس کے پاس ٹینک ہوں، توپیں ہوں، فوج ہوں ... ہمارے جنرل صاحب خدا اس کو بخشے، ہمیشہ ہی یہ کہتے تھے کہ میرا حلقہ فوج ہے، ان کا حلقہ فوج تھا، اب آپ بتائیے کہ اس ملک میں کسی کا حلقہ فوج ہو تو اس سے ایسی کون سی طاقت ہے جو مقابلہ کر سکتی ہے مجھے امید ہے کہ نئے کمانڈر انچیف اس نظریئے سے دور رہیں گے اور ملک کو جمہوریت کے راستے پر رواں دواں کرنے میں نہ صرف تعاون کریں گے، مدد دیں گے بلکہ دعا بھی کریں گے خواہ ایک الیکشن ہو یا دوسرا الیکشن ہو یا تیسرا ہو تو وہ ایک چھاننی ہوتی ہے جس میں سے آخر اچھے دانے نکل سکتے ہیں، یہ نہیں کہ ایک جرنیل صاحب آئے تو وہ بھی مسلم لیگ کے صدر ہو گئے، دوسرا جرنیل آیا تو اس نے بھی مسلم لیگ کے نام سے حکومت بنائی، جناب آپ سے عرض کروں کہ ۴ جولائی ۱۹۷۷ء میں ضیاء صاحب مرحوم

[Mir Nabi Bakhsh Zehri]

نے بھٹو کی حکومت کو آدھی رات کے وقت ، تین یا چار تاریخ کو رات کو ختم کر دیا بعض لوگوں کو گرفتار کیا۔ آپ سب جانتے ہیں ، آپ بتائیے کہ اس ملک میں ہم بیٹھے ہوئے اگر ہم سمجھیں کہ ایسے حالات ہو رہے ہیں تو پھر ہمارا اعتماد جو ہے اس ہاؤس میں اس ملک میں اس پبلک میں اس الیکشن میں کیا رہ سکتا ہے مجھے امید ہے کہ ماضی کا جو تجربہ ہے اس سے ہماری فوجی برادری سبق لے گی وہ سمجھے گی کہ ان کے فرائض میں یہ شامل نہیں ہے کہ آدھی رات کے وقت کوئی جرنیل آئے یا قید خانے میں نکّے مار کے کسی کو مار ڈالیں یا کسی کو پھانسی دے دے میں نہیں کہنا چاہتا کہ میں ذاتی طور پر بھی کتنا دکھی رہا ہوں مگر وہ ایک شعر ہے ۔

ظلم سہہ کر جو اُف نہیں کرتے
ان کے دل بھی عجیب ہوتے ہیں

میری بہن کے دو لڑکوں کو پھانسی دی گئی ہے ، میں نے کبھی اس ہاؤس میں نہیں کہا ہے میں نے کبھی جنرل ضیاء سے ذکر تک نہیں کیا ہے ، ۲۲ سال اور ۲۷ سال کے لڑکے ، ضلع خاران میں ، میں اب بھی ان کا معاوضہ اللہ پر چھوڑتا ہوں۔ پہلے بھی اللہ پر چھوڑ دیا ہے ، ہمارے سب خاندان نے چھوڑ دیا ہے وہ خود عوض لینے والا ہے ، چاہے زندگی میں ہو یا قیامت کے دن ہو تو اس قسم کے حالات ہوتے ہوئے بھی ہم خندہ پیشانی سے ملتے رہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے کسی طرح سے واویلا نہیں کیا اور صبر سے کام لے لیا ہم نے سمجھا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ تھا ان کی قسمت میں یہی تھا مگر دل کو ٹھیس بہت لگتی ہے ، کسی کے دو نوجوان بچے مچھ جیل میں پھانسی دے دیئے جائیں اور ان کی لاش کو ورثاء کے حوالے کر دیں تو آدمی کو کتنا درد ہوتا ہے ۔ اس کو بھی ہم نے نظر انداز کیا ۔

جنرل صاحب نے بغیر پارٹی کے الیکشن کرائے ہم نہیں کہتے کہ زیادتی ہوئی یا نہیں ہوئی مگر غیر جماعتی انتخابات ہو گئے یہ ٹھیک بات ہے ۔ جناب جنرل صاحب

نے ملک میں پھر پھر کر سندھڑی سے ایک شریف آدمی کو جو اچھا آدمی ہے وزیر اعظم پاکستان نامزد کیا وہ بھی ایک دو آدمیوں سے مشورہ کرنے کے بعد حالانکہ ہم پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ سینیٹ کے ممبر تھے۔ ایم این ایز تھے کسی گروپ سے میرے خیال میں انہوں نے مشورہ نہیں کیا حالانکہ ان کو مشورہ کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ایک شخص کا فیصلہ ایک ہوتا ہے دو آدمی کا گیارہ ہوتا ہے۔ اس لیئے میں پوائنٹ آوٹ کرتا ہوں ہمارے جو دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے ساتھی ہیں ہم ہمیشہ ساتھی رہے ہیں ہماری سینیٹر برادری ہے یہ پوائنٹ آوٹ کرنا شاید وہ بھول گئے ہیں کیونکہ انسان بھول ہی جاتا ہے جب آپ نے جونیجو صاحب کو وزیر اعظم بنایا اس وقت جونیجو صاحب کے ساتھ کتنے آدمی اور کتنے ممبر تھے ایک بھی نہیں تھا۔ وزارت عظمیٰ کے بعد لوگوں نے دستخط کرنے شروع کیئے ہر ایک ممبر نے، ہر ایک سینیٹر نے، ہر ایک ایم این اے نے، بہت ساروں نے دستخط کیئے۔ مجھے بھی یہ عزت دی گئی۔ پرائم منسٹر آڈیٹوریم میں۔ بعض لوگ شاید موجود ہوں میں نے کہا کہ صاحب میں دستخط نہیں کرتا اور میں جاکر اپنے ساتھیوں سے پوچھتا ہوں کیونکہ اس وقت میرا گروپ پاکستان مسلم لیگ قیوم گروپ تھا اور گروپ کے ساتھ صلاح کر کے چاہے چار آدمی ہیں چاہے دس آدمی ہیں دوبارہ مسلم لیگ کے پاس جانا پڑے گا۔ میں نے ایک ہفتے کا ٹائم لیا اور جاکر ان سے صلاح مشورہ کیا مسلم لیگ کے ساتھ اتحاد کا جو ٹائم تھا یہ وہی ٹائم تھا۔ اس کے بعد اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا پوزیشن ہے۔ انہوں نے کیا کیا وزیر اعظم صدر مسلم لیگ۔ سیکرٹری جنرل جھنڈے خان یا اقبال احمد خان وہ بھی وزیر اور صوبائی چیف منسٹر صدر صوبائی مسلم لیگ، ہر صوبے کے چیف منسٹر کو مسلم لیگ کا صوبائی صدر بنایا گیا جس کی میں نے بہت لوگوں کی موجودگی میں مخالفت کی ہے کہ مسلم لیگ اس طرح ترقی نہیں کر سکے گی۔ جب حکومت کو نقصان پہنچے گا تو

[Mir Nabi Bakhsh Zehri]

پھر مسلم لیگ نہیں رہے گی کیونکہ پبلک تک ہمارے چیف منسٹر یا پرائم منسٹر نہیں پہنچ سکتے اس لیئے ان عہدوں کو جدا کرو، یہ مسلم لیگ ہی ایک نام ہے جو اس ملک کو قائم و دائم رکھ سکتا ہے آپ جتنی بھی پارٹیاں بنائیں میں آج کہتا ہوں میرا روئے سخن کسی کی طرف نہیں ہے مگر وہ اتنی کامیابی کے ساتھ اس ملک میں نہیں چلیں گی کیونکہ اس ملک کا میرے نقطہ نظر سے جو ستارہ ہے وہ اسی پر ہے جب کہ ماضی میں گزرا۔ مسلم لیگ یا مارشل لاء۔ اب میں چاہتا ہوں کہ مارشل لاء کو آگے نہ لائیں استعمال نہ کریں کیونکہ ۲۴ سال تین جرنیلوں نے حکومت کی۔ فیلڈ مارشل ایوب خان دس سال، یحیٰی خان تین سال اور ساڑھے گیارہ سال جناب ضیاء الحق صاحب نے۔ وہ فیلڈ مارشل کی تاریخ توڑنے کے لئے آگے جانا چاہتا تھا۔ خدا کے فضل سے اس کو یہ موقع ملا مگر ان سب کا نتیجہ اچھا نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ بے نیاز ہے اور وہ قہار و جبار ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہمارے جرنیلوں کو خدا نے طاقت دی ہے ٹینک توپ ہمارے بجٹ سے خریدتے ہیں ملک قرضے لیتا ہے قرضہ ملک پر ہے۔ ہمارے بچے تک مقروض ہیں۔ فوجی اس طاقت کو ملک کی حفاظت کیلئے استعمال کریں ہم۔

نواز شریف چیف منسٹر پنجاب اب پتہ نہیں کہ وہ مسلم لیگ کا صدر یا اسلامی جماعت کا صدر ہے اس کو کیا کہتے ہیں آئی جے آئی۔ ہم تو اسلامی جماعت ہی سمجھتے ہیں۔ ان کی طرف سے ہم نے اخبارات میں دیکھا۔ یہ بڑی دھمکیاں۔ گورنر کے متعلق اخبار میں چھپا کہ اس کو دھمکی دی ہے کہ تم مداخلت مت کرو وغیرہ۔ آپ کی نظر سے سب بھائیوں کی نظر سے گزرا ہے اس کے بعد یہ ٹسل وہاں سے چلتی ہے اور مرکزی حکومت کو بھی پتہ نہیں انہوں نے کیا جواب دیا۔ کیا نہیں دیا ہم انتظار میں ہیں بحث کے آخر میں ان نکات کے متعلق حکومت کیا کہتی ہے تو جناب یہ بھی جائز بات نہیں ہے بس ایک شور و غوغا ہے۔ مرکز اور بڑا صوبہ پنجاب جبکہ پاکستان کی بنیاد

[Mir Nabi Bukhsh Zehri]

پنجاب ہے۔ پنجاب کے عوام میں ایک آدمی بھی پاکستان کے خلاف نہیں ہے۔ اس کی گارنٹی، تسلی دل سے میں دے دیتا ہوں مگر یہ کیا مسئلہ ہے کہ جو دوسرے صوبوں کو کہتے تھے کہ یہ صوبہ پرست ہیں وہ خود پنجاب میں ایک ینگ آدمی نواز شریف کو لائے جو ہمارا برخوردار ہے ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ اس نے یہ کہا ہے کہ پنجاب پنجاب پنجاب اور وہ دوسرے صوبوں کو دوبارہ متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ وہ بھی کچھ کہیں، نہیں، یہ نازیبا ہے ایک شور ہے میں عرض کرتا ہوں ایک شعر میں نے بچپنے میں ملا کے پاس پڑھا ہے جیسا کہ آپ نے بھی پڑھا ہوگا میں نے اس وقت سنا تھا اب پتہ نہیں صحیح ہوگا نہیں تو آپ میری تصحیح کریں گے کہتے ہیں۔

اسپ تازی شدہ مجروح زیر پالان

طوق زرین ہمہ در گردن خرمے بینم

آج کل جو نظر آتی ہے وہ یہ حالت ہے حالانکہ ہمارے دوست، چھوٹے بھائی نواز شریف جو بہت بڑا انڈسٹریلیٹ ہے ہم بہت خوش ہوئے ہم تو چھوٹے ہیں وہ بڑا ہے انڈسٹریلسٹ آگیا ہے اب ان کا خیال رکھے گا مگر وہ سیاست میں اتنا گہرا گیا ہے کہ ایسا مست وقت آئے گا کہ طوفان نہ صرف اس کے نئے کپڑوں کو اور سوٹ کو جو وہ پہنتا ہے۔ بلکہ اس کے پرانے کپڑوں کو بھی چھین کر اتار دے گا نئے تو نئے ہیں۔ میں نے اس کو مشورہ دیا ہے کہ انڈسٹریلیٹ کو سیاست میں اتنا deep نہیں جانا چاہیئے یہ سیاست بری بلا ہے یہ وہ گھوڑا ہے... جیسا کہ آپ نے فلم میں دیکھا ہے آسٹریلیا کے جنگلوں میں گھوڑے ہیں ہاں ان کو دوڑاتے دوڑاتے کبھی رسی سے پکڑتے ہیں کبھی وہ بھاگ جاتا ہے، یہ سیاست جو ہے یہ کوئی ایسا فکس طریقہ کار نہیں ہے کبھی بھی یہ گھوڑا اس کو گرا سکتا ہے جب گرائے گا اس کا نقصان ہمارا نقصان ہے۔ میں اب اس کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ مہربانی کرے دشمنی کی بجائے... یہ سے خیال ان کو کوئی ایڈوائزر یا کوئی

اور شخص کر رہا ہے۔ مگر وہ کسی کے مقصد کے لیے اپنے آپ کو قربان نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا ہو گا۔

اسی طرح سے پیپلز پارٹی سے بھی میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ صبر اور تحمل سے کام لے، ہم جانتے ہیں کہ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے۔ ان کی حکومت بنی ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جیسے کہ وہ پیپلز پارٹی ہے، پیپلز کا خیال کرے گی، عوام کا خیال کرے گی اور کرنا چاہیئے۔ اب اگر اس نے بھی یہی

" طوق زرین ہمہ درگردن خرمی بینم "

اس نے بھی شروع کر دیا، تو اس کے لئے بھی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں ....

جناب عبدالمجید قاضی : جناب والا! شعر کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سمجھنے والے سمجھ گئے ہیں۔ آپ تقریر فرمائیں ..... قاضی صاحب فرما رہے تھے کہ اس شعر کی مزید وضاحت ہو، اس کے جواب میں، میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ سمجھنے والے سمجھ گئے ہیں۔ اب آپ تقریر فرمائیں۔

میر نبی بخش زہری : جی ہاں، سمجھ دار بہت بیٹھے ہیں، وہ سمجھ جاتے ہیں، پھر جناب والا! بلوچستان کا مسئلہ رہا، جس کا ذکر کیا گیا۔ ہمارے دوستوں نے اس بارے میں یہ کہا ہے کہ کس طرح سے manipulation ہوا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے اتنا علم نہ ہو، مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو جمالی صاحب ہیں۔ آئی جے آئی کی طرف سے چیف منسٹر تھے۔ ان کو آئی جے آئی نے مقرر کیا تھا۔ کہاں تھی پیپلز پارٹی؟ جب ان کا اپنا مقرر کردہ آدمی وہاں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا یا وہ غلط کام کرے گا تو آئی جے آئی اور اسلامی جماعت کو چاہیئے کہ وہ یہ مان جائے کہ یہ سب کچھ ہمارے آدمی کی وجہ سے یہ ہوا ہے اور اس پر جو اتنا ہنگامہ اور شور ہوا ہے، یہ بے فائدہ ہے۔ ہمارے صوبے کے جو لوگ الیکٹ ہوئے تھے، ان کو کتنی پریشانی کا سامنا ہے جناب چیئرمین! آپ تو وہاں کے ہیں، آپ کو علم ہے۔ کہ انہوں نے کتنی

، کتنی محنت کی ہوگی، کتنا پیسہ خرچ کیا ہوگا۔ آپ جانتے ہیں، ان کو بیک جنبش قلم، چاہے رات کے تین بجے یا ایک بجے یا دن کو، دیہ شکر ہے کہ ایک مبصر نے رات کا نام لیا)، رات کو جناب تین بجے کا ایک عجیب ٹائم ہے ختم کر دیا گیا۔ جناب والا! یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کس نے اور کیوں کیا، ابھی یہ معاملہ کورٹ میں ہے، جو کورٹ فیصلہ دے گی وہ سب کے لئے قابل قبول ہوگا۔ مگر اس معاملہ میں دیکھا جائے تو بجائے اس کے کہ الزام کسی اور پر لگائیں یہ اپنے آدمی پر الزام کیوں نہیں لگاتے جس کو خود آپ نے چیف منسٹر مقرر کیا۔ خود آپ نے کیا یہ آپ کے مشورے سے نہیں ہوا؟ ان حالات میں گندی ٹوپی دوسرے کے سر پر رکھنا یہ ناجائز بات ہے۔

میں جناب والا! اقتصادی حالت کے متعلق عرض کرتا ہوں جو بات ڈاکٹر محبوب الحق نے کی ہے۔

ان کے پوائنٹ کافی اچھے ہیں کیونکہ وہ ٹیکنو کریٹ ہیں اور اس وقت میرے خیال میں ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ جو ٹیکنو کریٹ ہوتے ہیں وہ ٹیکنیکل باتوں کے متعلق زیادہ ماہر ہوتے ہیں۔ جو انہوں نے کہا ہے اس میں کافی باتیں ہیں کچھ اکاؤنٹس کے بارے میں ہیں کچھ فنانسنگ کے بارے میں ہیں وہ صحیح ہو سکتی ہیں باقی رہا سیاست کا معاملہ اس کے بارے میں 'جنگل' کی بات ہے کہ جس کے ووٹ زیادہ ہوں گے وہ کہتا ہے، نہیں، میں بات نہیں کرتا۔ آؤ ووٹنگ کریں۔ اس ہاؤس میں تو اسلامی جماعت کی اکثریت ہے اور نیشنل اسمبلی میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اب عافیت اس میں ہے کہ دونوں فریق آپس میں بیٹھیں۔ ملک میں یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک صوبے میں ایک پارٹی اور دوسرے میں کسی دوسری پارٹی کی حکومت ہو سکتی ہے مگر اس کو دشمنی کی بنا نہیں بنانا چاہیئے۔ نہ مرکز کو صوبے سے دشمنی ہونی چاہیئے۔ نہ کسی کو یہ افسوس ہے کہ

[Mir Nabi Bukhsh Zehri]

وہاں سے وزیر اعظم کیوں نہیں بنا۔ اب وہ پھرتے ہیں اور سندھ سے آدمی ڈھونڈ کر لاتے ہیں اور اسے پنجاب میں کھڑا کرتے ہیں تاکہ اس کو نیشنل اسمبلی میں مقابلے میں لایا جائے۔ کیا ان کے یہاں آدمی جو ہیں وہ ختم ہو گئے ہیں میرے خیال میں ان کے پاس بھی بڑے اچھے آدمی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ لیڈرشپ [illegible] ہے اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے یہ معاملات ایسے ہو رہے ہیں۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ ملک کی یکجہتی کی خاطر ہمیں بڑا صحیح انداز اور صحیح طریقہ کار اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ جنہوں نے یہ ملک بنایا ہے میں ان میں سے ادھر بہت کم لوگوں کو دیکھتا ہوں۔ جنہوں نے نعرے مارے تھے۔ وہ بھی کم نظر آتے ہیں۔

جناب والا! درد اس کو ہوتا ہے جس نے یہ بلڈنگ بنائی تھی۔ معاف کرنا چیئرمین صاحب بلڈنگ کا نام آیا ہے اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ سامنے دیوار پر اشارہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا جو کاغذ ہے وہ ذرا نیچے ہے اگر آپ مہربانی کریں اور یہ حکم دیں کہ اس کو درست کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ اس کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔

میر نبی بخش زہری: جناب میں نہیں چاہتا تو کہ آپ کا قیمتی وقت لوں اور دوسرے جو ممبر اس انتظار میں ہیں کہ تقاریر کریں ان کا وقت لوں۔ البتہ مجھے ایک دو پوائنٹس کسی نے دیئے ہیں ان کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔

جو بلتستان ہے اور گلگت ہے اس کے متعلق حکومت غور کرے ان کو ابھی مرکزی حکومت کنٹرول کر رہی ہے۔ کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ ان کو اور آزاد جموں و کشمیر کو قریب تر لایا جائے اس لئے میں یہ الفاظ ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں ان کا اگر متعلقہ منسٹر چاہے تو میں ان سے تفصیلی بات کروں گا اور ان لوگوں کو بھی لاؤں گا۔ جو یہ تجویز کرتے ہیں اور جو ملک کے مفاد میں ہو۔ اور مفید ہو وہ سن لیں۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جناب بشیر احمد صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: بہت شکریہ! جناب چیئرمین صاحب! اس وقت جو موضوع ہمارے سامنے ہے، وہ ملک میں حالیہ انتخابات اور اس کے بعد حکومتوں کی تشکیل اور سیاسی صورت حال ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم ملک میں جمہوریت کی بحالی اور آئین کی دوبارہ بحالی کے اقدام کو سیاسی طور پر ایک مثبت اقدام تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی اس ملک کو ایسے نظام اور ایسی فضا کی ضرورت ہے جو مکمل طور پر آئینی اور جمہوری ہو اور جو اس ملک کے ہر طبقے، ہر خطے اور ہر نظریئے۔ اور ہر قومیت کے عوام کی صحیح ترجمانی کر سکے ابھی اس منزل تک پہنچنے کے لئے کافی دشواریوں کا ہمیں سامنا ہے۔ مگر پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت نحیف اور لاغر کیوں نہ ہو آمریت سے چاہے وہ کسی مضبوط شکل و صورت میں ہو۔ چاہے وہ سویلین آمریت ہو یا فوجی آمریت ہزار درجہ بہتر ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے یہاں بحث کے دوران کچھ observations کی ہیں ایسے نظر آتا ہے کہ پاکستان بنانے والوں کا ایک گروپ ہے اور قدم بہ قدم وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پاکستان ہم نے بنایا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ عمارت جن لوگوں نے تعمیر کی کیا یہ اس خطہ کے عوام الناس کی بہتری کے لیے تعمیر کی۔ اس خطہ میں جو لوگ رہتے تھے وہ انسان جو مسلمان تھے۔ ان کی زندگی کی بہتری کے لئے کی تھی۔ یا اپنے لئے مراعات کے حصول کے لئے ایک جاگیر کی تعمیر کی تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کچھ لوگ، کچھ سیاسی لیڈر یا سیاسی نظریہ رکھنے والے لوگ جو اس ملک کے لوگوں کے بہی خواہ ہوں وہ یہ دعویٰ کریں گے کہ یہ ملک ہم نے بنایا تھا اس خطے کے جو teeming millions ہیں ان کی aspirations کو جگہ دینے کے لئے۔ ان کو آگے بڑھانے کے لئے بنایا تھا مگر یہ holier-than-thou attitude جو ہے attitude کہ ہم نے پاکستان بنایا تھا اس لئے ہم ہی کرسی اقتدار پر بیٹھے رہیں گے۔ میرے خیال میں یہ اس ملک کے

[Mr. Basheer Ahmed Matta]

عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا۔ یہ چند مخصوص ڈرائنگ روموں کے سیاستدانوں چند خوبصورت سجے ہوئے ایوانوں میں بیٹھنے والے لوگوں کی ترجمانی تو کر سکتا ہے۔ مگر یہ بلوچستان کے پھیلے ہوئے صحراؤں میں جو صحرا نشین ہیں۔ پنجاب کے کھلیانوں کے لوگوں کو گندم کی کٹائی کرتے ہیں اور صوبہ سرحد کے پہاڑوں میں بسنے والے لوگوں کی زندگی کی تمام سہولتوں سے اور جدید نعمتوں سے محروم ہیں۔ اور سندھ کے لوگوں کی جو صحرائی ہیں۔ جو صحراؤں میں بستے ہیں۔ جو پانی کی ایک ایک بوند کو ترستے ہیں قلم بند ہے کے جذبات اور خیالات کی ترجمانی نہیں کرتا۔

جناب والا! جب ملک میں جمہوری اداروں کا قیام ہونا جاتا ہے جو اس وقت ہو گیا ہے۔ جو ہماری خوش قسمتی ہے اور لوگوں کی بدقسمتی ہے جو اس پراسز کو بھی جمہوریت کہتے تھے۔ جس سے پولیٹیکل پارٹیز کو exclude کیا گیا تھا۔ لیکن وہ چہرے بھی ایوانوں میں پہنچ گئے ہیں۔ جن کے سامنے اس آئین کی violation ہوئی

اس آئین میں تو لکھا ہوا ہے equality of opportunity

ہونا چاہیئے۔ freedom of association

When you exclude a segment, a vital segment, in other words a majority segment of population from the process of election.

تو اس کے نیچے میں جو لوگ سامنے آتے ہیں۔

Do they really represent the entire society, the entire population of this country?

نہیں اس میں پہلے discrimination آجاتا ہے۔ جب اس میں پہلے discrimination آجاتا ہے تو سارا Process vitiate ہو جاتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو الیکشن ہوئے ہیں اس میں مثبت پوائنٹ یہ تھا کہ یہ پارٹی کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔ اس میں مثبت پوائنٹ یہ تھا کہ یہ پارٹی کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور یہ چیز یہاں پر شاید لوگ ہوا بھول گئے عملاً بھول گئے۔ انہوں نے بعض لوگوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ الیکشن انہوں نے اس طرح کرائے ہیں جناب والا ان

کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ گیارہ سال تک جب اس ملک میں آئین نہیں تھا اس وقت اس ملک کے عوام نے اس ملک کی نمائندہ جماعتوں کی ایک پارٹی بنائی اور اس کا نام ایم آر ڈی رکھا۔ ان لوگوں نے جمہوریت کی بحالی کے لیے بڑی قربانیاں دیں اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس میں پرسنل involve ہو جاتے ہیں۔ یہ اس طویل جدوجہد کا ایک نتیجہ تھا کہ اس نے ایسی conducive atmosphere پیدا کی۔ جس کی وجہ سے انتخابات پولیٹیکل پارٹیز کی بنیاد پر ہوئے۔

جناب والا! قدم بہ قدم سیاسی جماعتوں کی بنیاد پر انتخاب کرانے کی مخالفت کی گئی۔ مگر سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک واضح فیصلہ دے دیا۔ جس کے نتیجے میں party basis الیکشن کرانے پڑے چند ہمارے ساتھیوں نے بعض لوگوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بڑا احسان اس قوم پر کیا۔ کہ جماعتی بنیاد پر یہاں انتخابات کرائے ہیں جناب والا! یہ سمجھتا ہوں کہ جماعتی بنیاد پر انتخاب کرانا قوم کے سب افراد کا حق ہے یہ کوئی خیرات کے طور پر ہم کو نہیں دی جا رہی تھا ایک حق سے گیارہ سال تک ہمیں محروم رکھا گیا۔ میں گیارہ سال کی گردان اس لیے کر رہا ہوں کہ یہ ساڑھے تین سال جو گزرے ہیں۔ وہ actually so called civilian حکومت نہیں تھی جیسے میں نے پہلے عرض کیا اس نے سوسائٹی کے ایک عظیم segment کو انتخابات سے اور It was a hand made democracy عجیب بات اس میں یہ بھی تھی کہ اس سے پہلے ہم نے بزرگوں سے سنا ہے۔ اخبارات میں دیکھا ہے اس میں کہا جاتا تھا کہ اسلام میں تو شوریٰ ہے سیاسی پارٹیاں نہیں ہیں۔

جب اس غیر جماعتی بنیاد پر لوگ منتخب ہو کر آگئے۔ اگر اس میں ایک genuine factor کرنے، حالانکہ کچھ لوگ continue یہ ہوتا کہ وہ اسی طرح

[Mr. Basheer Ahmed Matta]

محروم ہو گئے تھے۔ مگر ایک اصول جس پہ وہ قائم ہوتا وہ کہتے کہ ہم تو غیر جماعتی لوگ ہیں۔ لیکن Immediately as soon as they came into the Parliament اور ان کو پتہ نہیں کہاں سے اور کس کتاب سے یہ ملا کہ مسلم لیگ بن سکتی ہے اور سیاسی پارٹی کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے کیونکہ وہ ٹھیکیداری ہے چاہے عوام اسے اچھا سمجھیں یا نہ سمجھیں جیسے میں نے کہا ہے کہ خاص سیٹ کے لوگ جو ڈرائنگ رومز میں پھرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں آیا ہے کہ اگر آپ غیر جماعتی انتخاب کریں لوگوں کو یہ کہیں کہ ہم جماعتوں کے بغیر بھی مستحق ہیں۔ پھر جب آپ اگر ایوان میں بیٹھ جائیں تو اس کے بعد آپ بے شک کسی اور جماعت میں شامل ہو جائیں، تو میں یہ کہتا ہوں جناب والا! کہ جس لاغر اور نحیف سی جمہوریت کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ ان کے پیچھے ایم آر ڈی کی جدوجہد کارفرما ہے اور یہ قوم پر کوئی احسان نہیں ہے یہ قوم کا حق تھا۔ اور قوم کے لوگ جس کو چاہیں جو آئین کے ڈھانچے میں دیا ہوا ہے! without discrimination and without exclusion ان کو اپنا نمائندہ منتخب کریں اور پھر وہ نمائندے مل بیٹھ کر عوام کی بھلائی کے لئے حکومت بنائیں۔

جناب والا! اس ٹھیکیداری کے رجحان سے یہ holier-than-thou attitude

it has become so much igrained in the body politic of this country that any deviation from it is considered to be anti-state and anti-country. I think this attitude has damaged this country in the past and damaged it very grievously. The same type of people, the same set of people, they were harping on this tune when the East Pakistani Muslims — they were not Hindus, they were not Christians, they were not Sikhs, they were East Pakistani Muslims — when they are demanding their rights which were given to them by God Almighty as human beings and as Muslims; when they were demanding the rights which were given to them according to the agreed norms of humanity, those norms which have been enshrined in the United Nation's Charter. Now when they rose for those rights and they had a majority; they had a clear majority and the Muslims had given it to them. We claim that the foundation of this country is based on

[Mr. Basheer Ahmed Matta]

Islam. Very good. But when a majority segment of the people of the same country who were Muslims, when they gave a verdict to a certain person, then some people-the holy people-they started harping on the tune that they-the majority-were Hindus-ispired. And, Mr. Chairma, I recall with regret what we saw as a result. But when East Pakistan was lost, when the country received an irreparable loss, after that immediately, the same East Pakistanis, who were once dubbed as agents of Hindus. overnight they became Muslims. Now I ask: how were they reconverted to Islam? I see that when the dignitaries of Bungla Desh visit this country — this holy city of Islamabad — they are given the first priority, they are given precedence over everybody. It means that they have now been rehabilitated. I would just ask one question — although the honourable member concerned is not now here, I would just ask whether Alshams and Albadar were sent there to preach Islam again to the Bengalies. I say those people who pose as holy in this land, they are doing no service to this country. I heard a speech being made here by an honourable member who is now conveniently not present and he uttered similar injurious words about Sindhis.

Now, Mr. Chairman, Sir, I submit that this land, when it came into being, people existed in this land. These people were not imported from some where. In this land, take the name of Pakistan, Mr. Chairman, how was Pakistan coined? We read in pape on 'Pakistan Day' how this word came into being. This includes , for Punjab, for Afghan, for Baluchistan, for Sindh and something for Bengal. Bengal, I think, is excluded. I don't know how it is added, although Kashmir through ' ' is included. Because people were liging here, they were living realities. They were the sons of this earth. Te leadership of Muslims in India wanted to have an Islamic way of life in the country which was named Pakistan. But this life was meant for the people who were meant for some ideal people who were not yet born or who had to be imported from some other world.

Now, Mr. Chairman, what these people were? Had they not any history behind them? Had they not any traditions behind them? Mr. Chairman, today we eulogise and we praise and we glorify the pseudo — intellectuals of the 19th and 20th centuries and even in an august and sober House like this we recite verses which are really

not worthy of a House like this, but we tend to forget some very great stalwarts of human culture who represent the aspiration, the history and the continuity of the peoples to whom I continually keep on referring, of the peoples who were settled in this land, who are still settled in this land and who have a heritage of their own. Can we exclude from their storey people like Shah Abdul Latif Bhittai like Sachal Sarmast, like Bull-e-Shah, like Waris Shah, like Khushal Khan Khattack, who belonged to them? These people of this region want that the symbols and carriers of their cultures and values should also be brought to the fore. They should not be presented back, they should not be suppressed, they should not be repressed and an artificial culture imposed on them. We consider that the culture of Pakistan is the sum — Total of the cultures of all the people who live in Pakistan. It is not a certain drawing-room exclusive culture which may be exported to the people at large. It has to be inspired by the people, it has to be drawn by from the people, and not to be exported to the people after being manufactured in a drawing room or in a laboratory. So, I say that we should inculcate and reflect certain elasticity in our thinking. We should most immediately do away with that sacrosanct attitude which some people have who say: "We have created Pakistan". I think the urge of the entire populace of the country was behind the idea of freedom. No few people can liberate any country unless a popular movement is behind it. So, these people should have some elasticity in their attitudes so that other people are not offended. And we must create in this country a sense of accommodation and give to every segment of the people of this country a sense of belonging so that they can participate in its development and progress. If we snub people and if we remind them at every stage that their loyalty is in doubt, then, I think, it will injure their feelings and their hearts and curb and throttle their creative energies and propensities.

The other thing, Mr. Chairman, Sir, that I want to bring to the notice of this House is the elections which were held in the country. Quite a few members of this honourable House have slurred slurred over certain things which did happen during the elctions. Although, there is no doubt that the Election Commission tried its level best to hold the elections in the freest, fairest possible atmosphere, but, Sir, during the process of the elections there were Interim Governments installed. These Interim Governments were the remnants of the previous governments and they represented the interest of those very governments which were dismissed by the then

President on charges of many ill-practices. I do not want to go into the vires of the whole process, but what I want to say is that they were partisan govenrments, and at least to the extent of the Frontier Province I can say that every type of influence was used and every abuse of power was committed. People were either threatened, or lured with promises. The Government resources, the Government prestige and authority were used in the interest of those candidates who were either themselves part of the Interim Government or were supported by that Government.

In the issue of Identity Cards discrimination was practiced, and Mr. Chairman, you will be astonished (I do not want to go into the details because the cases are before the Election Commission and you will hear some very interesting results coming out of them) that in one place, at least in one constituency in Kohistan, even the election stations were stolen. They were not there on the day of the elections. The election booths and stations were simply not there when people went to poll their votes. This is a mystery and a very strange one, but it has happened and I think its details will come out by and by. And although the Election Commission tried its level best to hold fair and free elections, I think the Interim Governments vitiated the atmosphere and the elections were not as free as they should have been. This was not pointed out by anybody so I thought I should mention it.

Now, a lot of anger and ire and irony were expressed about the coalition government in the NWFP between the People's Party and the ANP. Some of the holy persons — those who are the 'Thekedars of the 'Nazria-e-Pakistan' and who think that other people do not believe in it — they asked who was there a coalition betwen the ANP and the PPP, and one of the honourable Members said that the ANP was 'Watan Dushman' and 'Who Watan Ke Gaddar Hain', I say, no, I don't want to go into the details now, because by a happy chance for me and by an unhappy mis-chance for them, ten of their erstwhile colleagues have gone and they have joined that very Government. Now, what 'Fatwa' will they give about these ten people? Now, to what camp have they gone? Is that camp the camp of those people who are against the integrity of this country or will that camp how be converted into camp of super patriots? It is a simple question and any one of them may answer it if he so wishes. Because now their own people have gone and sat there.

Another point, Mr. Chairman, Sir, which I want to disclose is that before we went into the coalition with the PPP, the IJI repeatedly and abjectly approached my party. They wanted to form a coalition with us at any coast, but we said, "no", because they represented an order which was anti-democratic and because they were the remnants of a regime which had subverted the liberties and rights of the people. After trying their very level best in the end, they said " انگور کھٹے ہیں " when we joined the PPP because we had a right. My party had every right because it had certain seats in the Provincial Assembly. Those seats are given to it because certain votes had been cast in its favour, and people of that region know fully well as to what we stand for. Knowing fully well what we stand for and what the PPP stand for, they have voted the Members of these parties into the Provincial Assembly. Now, Mr. Chairman, would it not be unfair that we deny to these two parties the right to th formation of a coalition and we allow everything to the IJI? What-every they want to do is correct and whatever oth representatives of the people want to do is bad. And I think, we should not often repeat this 'Watan Dushman' and 'Gaddar' because this will also implicate, not I would say by inference but directly, those people who have voted for Members who have come into the Assemblies. It will also bear reflection on the voters' integrity. This thing had been so much used for personal promotiona nd aggrandizement that we should better now avoid it. We should strictly eschew these feelings even if we have very great anger, very great bitterness in our hearts. Because, if we keep on doing this, we will not be doing any service to this land.

I have already submitted, Sir, that due to similar elements we have lost the most populous wing of our country, and due to the utterance, the irrespponsible utterance, of these elemnts very many people in the smaller provinces are extrmeley dejected, and they do not have that sense of belonging which they should have. They feel as if they are second class citizens. So, we will have to eschew this if we want to do any service to the country; and particularly Members of this august House, which I think is recognized for its wisdom and sobriety, they will not utter words which do not create a good impression and do not leave a good taste in the mouth and also do not promote the interest of the country and the people in the larger context.

Mr. Chairman, Sir, Iw ill not repeat history. History was

taught here, but I will not repeat it; because if we go back and back in history then there will be many startling revelations. Out of respect for many persons and personalities, I will not go back into the history. But I will assert only one point Sir, and that is that during his incautions utterences one of the Members referred to Khudai Khidmatgar leader Abdul Ghaffar Khan خدائی خدمتگار لیڈر خان عبدالغفار خان who is generally known as 'Bacha Khan' in very unbecoming terms. I would like to say that he — Bacha Khan — was the man who crusaded for the independence of the whole Sub-continent and he was the man who was a votary of non-violence. Till his very last breath, he remained a pious and pacific man. To dub such a man — and he was there in jails and fighting against the English when many peo le, who claim now to be holy and upholders of the rights of the Muslims of India, were severing to English, and they were serving not only under the English. Now, this man enjoys universal reverence in the whole of Pukhtoon — populated land. He enjoys the respect of all peace-loving and freedom-loving people in Pakistan, and he enjoys the gratitude and tribute of those people who knew what the British rule was and who now have seen liberty and independence through out the Sub-continent. He is a man of internatinal stature and international repute. For a person to stnad up here and say those words about him is just like, I think, blurring out the sun with your palm. That is not possible. The rest of history, as I have said, out of deference to this House and certain personalities, I will not repeat. Otherwise, if you go into history I also know history, at least down from the Roman Empire; and I know very well the history of this land during the 19th and 20th centuries, but I do wa t to go into it because it will create unnecessary bitterness. We do not want to go into many bitter details.

Now, the other thing which was said by one of the honourable Members here was concering amnesty which has been granted to political prisioners and those persons who were tried by special courts and arbitrarily sentenced. About that there was a lot of flurry an a lot of noise in this House. Sir, I say that it does not need elucidation in what conditions these people were punished and put behind the bars. I do not watn to go into that, but I just would like to ask those people who really want to go by the spirit and the letter of Islam as to what was the precept and what was the example tht the holy Prophet set before us. When he went into Makah, when he conquered Makah, he gave amnesty to everybody in the house of Abu Sufyan. He equated the house of Abu Sufyan with the Holy

Kaaba, because he wanted to show to the people that he was a man of peace and forbearance. Now, these people quote Islam and Hadith at every step, but when there is an act of clemency, when there is an act of kindness, when there is an act of amnesty, they cry about it. Why should they raise hue and cry about this matter particularly when the people imprisioned were tired under Martial Law regulations ? They said "they released" ' گوریلا ' and ' قاتل '; but who had dubbed them as ' گوریلا ' and ' قاتل '? Who were those people? Were they given this right by the Constitution of this country? They Constitution was under suspension. So those people who exercised authority in those days, they cannot be said to be absolutely legal authorities. So I think this is a bit of simulated piety and this should be eschewed. This is not proper. We welcome that the Prime Minister has given amnesty to those people about whom nobody asked. They were just put behind the bars and there was nobody to ask about their rights and their liberties. I think it was an act of kindness, it was an act which was really needed after eleven dark years of dispossession of public rights.

Please forgive me if I have taken time. I come now to Foreign Policy. I think the SAARC Meeting here was a very positive step in the direction of foreign relations. I think relations with India now — this is a very serious issue and we should not handle it with sentimentality. India is our neighbour and India is a country with which we have been living for a very long time. It is, I think, the most material country which counts in relationship to Pakistan. Now, if there is an opportunity of opening up our relations, if there is an opportunity for improving our relationship with them, then, why should we be so sensitive about it? We should be frank about it in a constructie way, because it is in the interest of the teeming millions of this land and of that land, lands which are so populous — I think 1/6th or 1/5th of the entire world population is squeezed into this sub-continent. I say if there is an opening which can bring possibilities of a better life for the teeming millions of these two lands, what is bad about that? These people when they talk about India — These holy people — when they talk in relation to India, they bring in religion. I say the foreign policy (the honourable Foreign Minister is sitting here), there foreign policy of every country is based on the slef-interest of that country. Foreign policy's very definition is that it is an extension of war by other means. So, if we develop our relations with China (I think it is very commendable, we should do that, it is our neighbour to the north), there we do not bring in, and we

should not bring in, the matter of religion. If we improve relations with America or with Russia or with any other country which is not Muslim, then we are guided by our country's national self-interest. Similarly, in matters concerning India we should be guided by the interest of the country as such but we should not bring in religion, because we do not bring in religion and we are not, the Foreign Minister will bear me out, in a position to bring in religion at every point in our foreign relations; because there are compromises we are called upon to make as we are relatively a small country — compromises which we may not like to make but we are called upon to make by the circumstances.

Similarly, I think, a worthy Member said that we will not go to a thousand years war but will have a shorter war with India. I think we should not go in that direction. I think these are not very responsible statements, particularly when in SAARC a goodwill has been developed and new openings are coming in the relationship between India and Pakistan. We should improve upon them. We should give an atmosphere and a world of peace to the people who live in this region and it should be on the basis of mutual respect, it should be on the basis of equality, but the relationship should not be disturbed by unnecessary sentimentalism and unnecessary infusion of this relgious element which, as I said, is not being stressed in relation to other countries. India is just another country. We should look to our own interests. How, for instance, relations with Indian can improve our trade, can improve our chances in commerce, can get us monetary gains. If we can import certain things, which we can import cheaply from India, then, I think, there is nothing bad about improving relations in those spheres with that country, which happens to be our neighbour. Certain things in history and geography are fixed. You have no choice in regard to them. So, if you have no choice, you have to live with the conditions in which you are.

Another point, Sir, which I would like to make at the same time, availing this opportunity of the presence of the worthy Foreign Minister, is that as we are trying, and I think rightly, to improve our rleations on the eastern frontier, we should also eschew sentimentalism on the western frontier. Now, that the conditions happily for the People's Party Government are much better than they were for the previous government, now that the Russians are withdrawing and thre is emerging a general consensus that a broad-based government there will be formed, I think, our attitude towards Afghanistan

should also be positive and open. We should not be sticklers for certain formalities just because the interests of the Americans or other wastern powers demand so. We should look to our own interests, we should look to the interests of our own people. The sacrifice that if being given for this war is being given by the Afghan people as a whole, but is also being given by the people of Pakistan and particularly the people of the Frontier. I, with my own eyes, have seen the blood and marrow of small school children sticking on the walls because of a bomb expolsion there. What I say is that we should create an atmosphere conducive to peace and development and in this spirit, with an open mind, try to promote an accommodation — which is also in the spirit of Islam and in the spirit of the people who inhabit that country.

Jirga is a system. When things fail with war and fighting, people get together and they have a jirga. So, we should also proceed with open mind because conditions are now more conducive to the settlement of this dispute. We should not re-ignite troubles because if these re-ignitions, at a certain stage, get out of hand then they might also have very grave repercussions for our country. I think if a trouble can be quelled and quashed and a fire can be put out, we should also, isntead of pouring oil on it, pour water on it. So that is also one of my submissions.

Now, poetry has been quoted in this House. I will also take the liberty of quoting poetry. An honourable Member, sitting here, quted a very witty verse from Allama Iqbal. Allama Iqbal was, I think, one of the deepest and most outstanding minds which ever occurred in the East. He had a deep insight into many things. I will not quote all those things but about Khushal Khan Khattak he has said :

آں حکیم ملت افغانیاں

Iqbal has said it. He has said many other things also about Afghans. For instance he has said :

ایشیا یک پیکر آب و گل است

ملت افغانیہ دراں دل است

This is what Iqbal has said. But I will not go into that. I will come to Khushal Khan. About him he has said :

آں حکیم ملت افغانیاں
گفت ہرچہ گفت بیباکانہ گفت

Because of what I have submitted before you, I hold an authority from Iqbal to quote a verse from Khushal Khan. Khushal Khan Khattak says about the pious ones :

گیشخاں کہ زاہداں کہ عالماں دہ
دہ عمل سرا جور نہ دہ خال وال

Those people who are pious, who are either Sheikhs, Zahids or Aalims, their practice does not tally with what they say. I would request the honourable Members of the House who are in that category that they should produce some congruence and similarity between what they say and what they pratice, and between what they do themselves and what they urge others to practice. I would urge them that Islam means peace and peace is meant for promoting prosperity and brotherhood and I think we should, as the representaties of various provinces, work for an atmosphere inside and outside th country which is peaceful and peaceable, which is conductive to prosparity and progress and which is as far away from war and conflict as it can be. With these words Sir, I thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: معزز اراکین سے معذرت کے ساتھ ابھی لسٹ پر اور بھی بزرگ ہیں اور اس ڈیبیٹ کو جاری رکھیں گے۔ اب آج کے ایجنڈے کے باقی جو آئٹم ہیں وہ لے لیتے ہیں۔ منٹو صاحب اگر آپ فرمانا چاہتے ہیں تو فرمالیں اس کے بعد جاوید جبار صاحب۔

جناب محمود احمد منٹو: کل۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کل بولیں گے۔ شکریہ۔

continuation میر حسین بخش بنگلزئی: جس طرح لسٹ ہے یہ اسی میں چلنی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ چیئرمین کے اوپر کوئی بائنڈنگ نہیں ہے آپ تشریف رکھیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب تسلسل یہی رہا ہے روایت یہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بنگلزئی صاحب آپ تشریف رکھیں آپ دفتر میں آئیں آپ کو سمجھا دیں گے۔ اس میں اور بھی فیکٹرز دیکھنے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

میر حسین بخش بنگلزئی: باقی factors ہم آپ کے دفتر میں سمجھیں گے باقی factors سمجھنے کے لیے آپ کے دفتر میں آئیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی: میں یہی عرض کر رہا تھا کہ تین دن پہلے جو لسٹ ترتیب دی گئی تھی اسی ترتیب سے چلنا چاہیئے۔ میری گزارش صرف یہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ تو کی ذمہ داری ہے بنگلزئی صاحب یہاں بیٹھ کر وہ پھر جس طرح مناسب سمجھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی

میر حسین بخش بنگلزئی: میں بھی chair کو یہی request کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Chair کی یہی رولنگ ہے Chair نے جو مناسب سمجھا اسی آرڈر میں کال کیا اور کال کرتے رہیں گے۔ شکریہ!

Item No. 4 on the agenda.

Further discussion on the following resolution moved by Mr. Javed Jabbar on 15th August, 1988 :

> "This House is of the opinion that all the non-developmental regulatory functions presently undertaken by the National Film Development Corporation including controls on the import of raw stock and feature films be discontinued forthwith."

اس پر بحث مکمل ہو گئی ہے اب متعلقہ وزیر صاحب نے اپنی سٹیٹمنٹ دینی ہے۔ جی جناب جاوید جبار صاحب۔

DISCUSSION ON THE RESOLUTION REGARDING IMPORT OF RAW STOCK AND FEATURE FILMS

Mr. Javed Jabbar: With your permission on behalf of the Minister Incharge of Culture I would like to make the statement on floor of the House and he states that :

"I understand that the matter has been discussed in depth in the previous sessions of the Senate and various members have already expressed their views regarding the resolution on National Film Development Corporation. I feel that there is a need to give due consideration to the issues involved. Therefore, I am setting up a seperate Committee of experts for consideration of the matter and to make appropriate recommendations instead of taking up the matter in the Committee On Cultural Policy as proposed by my predecessor so that the charter and functions of the NAFDEC are studied in depth and are re-assessed as soon as possible."

Mr. Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh is on a point of order.

Mr. Hasan A. Shakh: Sir, the original idea was that it will be considered in our Committee. From that commitment he is resiling, therefore, he must understand that he is not fulfilling that commitment.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شیخ صاحب اس پر میرے خیال میں بحث مکمل ہو گئی تھی ۔
اب صرف winding up speech from the Minister رہ گئی تھی ۔

That is being made by Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: I think there is a slight misunderstanding. The present Federal Minister for Culture is not in any way resiling from any commitment made by his precedessor, the prvious Minister for Culture had simply stated that he was proposing to set up a committee on cultural policy. Now, the subject of NAFDEC being so specific as to require technocratic and general expertise. the present Minister for Culture has proposed that a committee of experts which will obviously include the mover of the resolution that happens to be myself will be set up to assist and it will be available to the Senate Standing Committee on Culture as well. So, if the Senate Standing Committee on Culture wishes to examine which it should, that committee of experts will submit its observations. So, I am just completing it, and the Minister wishes to state that :

"I hope the mover of the resolution will be kind enough to assist us on the committee, I will head the committee myself."

[Mr. Javed Jabbar]
So, by coincidence, I, Javed Jabbar, happen to be the mover of the original resolution and I would like to express my concurrence to the views expressed in the statement made on behalf of the Minister and I seek through your courtesy the support of the House on this matter.

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاؤس کا sense کیا ہے اس کو ریفر کر دیں؟

(Pause)

ٹھیک ہے جی

It stands referred. Item No. 5 on the agenda.

THE CONSTITUTION (AMENDMENT) BILL, 1988

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai: I move for leave to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 1988].

Mr. Deputy Chairman: Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Syed Iftikhar Hussain Gilani: Not that the Government would want to obstruct any constructive amendment in the Constitution but as the matter of constituional amendments, this House is also aware, is being taken up in an exhaustive manner by all the political groups and parties in the country, so, for that reason this is a proposed piecemeal amendment in the Constitution for a particular purpose and the stand of the party in Government and the party in Opposition is also being voiced through the media and we are getting in touch to discuss in fact forming party groups from both sides. So, regrettably on that score I would oppose it to be moved now and request the mover, therefore, to join us in the parleys which I will open any time. We can discuss this privately and then if be in incorporated in the larger amendments that the Government intends to bring about in the Constitution, therefore, I would request the mover to defer it for the time being and discuss it with us, with anyone that he desires. Then, we can comprehensively deal with the entire question. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: نوابزادہ صاحب

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب چیئرمین صاحب اگر پرنسپلی انکو اس ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو یہ امنڈمنٹ ایک اچھا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ اسے package deal کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ اس امنڈمنٹ کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ بلوچستان اسمبلی کو توڑنے کے بعد جس قسم کے اختیارات کی ضرورت محسوس ہوئی ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ کے لئے اس عمل کو نہ دہرایا جائے اس لئے میں نے سمجھا کہ اس امنڈمنٹ کو لانا ضروری ہے تاکہ وہ جو ابہام ہے ambiguity ہے وہ ختم ہو جائے اور آئین میں جو ایک خلا ہے اس کو دور کریں ان کا یہ اعتراض یا خواہش کہ آپس کو ڈسکس کر لیں۔ تب بھی کوئی بات نہیں ہے بات تو یہ ہے کہ ہم اور آپ بیٹھ کر اس کو سمجھیں۔ بلکہ وزیراعظم نے جو ایک کمیٹی بنائی تھی۔ جس کا میں بھی ممبر تھا کہ تمام آئین کو as a whole دیکھا جائے آپ کو پتہ ہے کہ آٹھویں ترمیم کی ہم نے مخالفت کی تھی یا اس میں ہم نے اپنی امنڈمنٹس دی تھیں۔ اور آخری جو فیصلہ ہاؤس میں ہوا تھا اگر اسی کو آپ accept کریں تو بہتر ہے۔ اگرچہ ہم اسے as a piecemeal پیش کرتے ہیں لیکن یہ ایک اچھی ترمیم ہے آپ اس کی مخالفت نہ کریں بیشک آپ کمیٹی کے سپرد کریں، پھر کمیٹی میں آپس میں بیٹھ کر اس پر بحث کر سکتے ہیں اس سے بہتر ایک اور امنڈمنٹ جو میرے ذہن میں ہے وہ پریذیڈنٹ کا dissolution کا جو اختیار ہے میں سمجھتا ہوں کہ dissolution بھی سینیٹ کے through ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو نوابزادہ صاحب جب آپ بیٹھیں گے

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: Just for the sake of that argument

وہ بھی ایک ضرورت ہے اور یہ بھی ایک ضرورت ہے جو سامنے آگئی ہے میں نہیں سمجھتا اس پر اختلاف کرنا اور یہ کہنا کہ package deal کریں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جیسے آپ حکم کریں ۔ اور آپ خود آپس میں مل کر کر سکتے ہیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: ٹھیک ہے میں اس سلسلے میں وزیر صاحب کے ساتھ بات کر لوں گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی اسے ڈیفر کر دیتے ہیں ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: It is only being introduced and nothing further is happening. We remain on record.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں نوابزادہ صاحب نے وزیر صاحب سے مل کر اس معاملہ میں بات کرنے کا پروگرام بنایا ہے ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں نے یہ کہا ہے کہ آپس میں بیٹھ کر اس مسئلہ پر بات کر لیں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاں آپ آپس میں بیٹھ کر اس پر بات کو ڈیفر کر دیتے ہیں اور اسے دوبارہ ٹیک اپ کریں گے

اب اس کے بعد ایجنڈے پر آئیٹم نمبر ۱۷ کو لیتے ہیں ۔ اس پر بحث کافی عرصے سے پینڈنگ ہے ۔

DISCUSSION ON THE MOTION RE: ATTACK MADE ON EX-PRIME MINISTER AND EX-SPEAKER

Discussion on the Adjournment Motion, moved on 18th September, 1988, by Senators Mr. Muhammad Tariq Chaudhry, Professor Khurshid Ahmed, Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi and Nawabzada Jehangir Shah Jogezai, on the following subject :—

"attack made on Ex-Prime Minister Mr. Muhammad Khan

Junejo and Speaker of the National Assembly Mr. Hamid Nasir Chatta in Khushab."

Mr. **Muhammad Ali Khan**: Sir, it is an old Adjournment Motion and has lost all its importance. So, I think that it should be dropped. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Is it the sense of the House ?

(Agreed)

Mr. Deputy Chairman: Dropped. It stands disposed of and I think we have completed the day. We will meet tomorrow on 23rd January at 10.00 A.M.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Monday, January 23, 1989].

PCPPK–Litho/2663(88-89) Senate–6-6-1991–300.